بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۹   شمارہ ۲۲

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

Regd No P 61

بحرام کہ وقت تو نزدیک رسید
و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

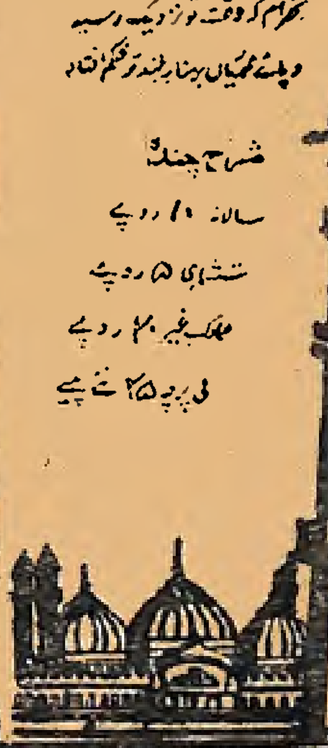

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۶ رہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق تازہ ترین موصولہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور انور مغربی افریقہ کا دورہ کامیابی سے مکمل فرمانے کے بعد ہالینڈ سے ہوتے ہوئے مورخہ ۱۷ رمئی کو لنڈن ورود فرما ہوئے ہیں۔ حضور انور مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی و افرادِ قافلہ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

قادیان ۲۶ رہجرت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ آں محترم بتاریخ ۲۱ رہجرت رات دس بجے دہلی کے سفر سے بخیریت قادیان واپس تشریف لے آئے تھے الحمد للہ۔

★ — ہفتہ زیرِ اشاعت دو بار ہلکی بارش ہوئی جس سے گرمی کی شدت میں کافی فرق پڑ گیا ہے۔

۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ   ۲۸ ہجرت ۱۳۴۹ ہش   ۲۸ مئی ۱۹۷۰ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا لنڈن میں ورودِ مسعود

انگلستان کے مختلف علاقوں نیز یورپی ممالک کے احمدی احباب کی طرف سے والہانہ استقبال

حضور ایدہ اللہ کا پریس کانفرنس سے خطاب اور اہلِ برطانیہ کو ایک اور شدید انتباہ

ربوہ ۲۱ رہجرت (مئی) — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی افریقہ میں اپنا دورہ مکمل کرنے کے بعد ہالینڈ تشریف لے گئے تھے۔ اس کے بعد تازہ ترین موصولہ اطلاعات مظہر ہیں کہ:—

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۷ رمئی کو پونے پانچ بجے شام ہالینڈ سے بخیر و عافیت انگلستان کے دارالحکومت لنڈن میں ورود فرما ہوئے۔ حضور کی تشریف آوری پر ہیگ کی عالمی عدالت کے صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نیز مقامی احباب جماعت اور یورپ کے مختلف ملکوں علی الخصوص ڈنمارک اور مغربی جرمنی سے آنے والے احباب نے بہت کثیر تعداد میں جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ کا نہایت پُرتپاک اور والہانہ استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

حضور ایدہ اللہ فضائی مستقر سے احباب جماعت کی معیت میں موٹر کاروں کے ذریعہ مشن ہاؤس تشریف لے گئے وہاں پہنچ کر حضور نے جملہ حاضر احباب کو ازراہِ شفقت شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اپنے کیبل گرام مرسلہ ۱۹ رمئی کے ذریعہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضور نے ۱۸ رمئی کی صبح کو لندن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ جس میں مختلف مسائل کے بارے میں اخبار نویسوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے اہلِ برطانیہ کو ایک بار پھر شدید انتباہ فرمایا کہ اگر انسان نے خدائے واحد کی طرف رجوع نہ کیا تو دُنیا کا ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہونا ضروری ہے۔ حضور نے قرآنی آیات کی روشنی میں پیشگوئی کے طور پر فرمایا کہ آئندہ تیئیس ۲۳ سال کے اندر اندر دُنیا میں ایک انقلاب رُونما ہونے والا ہے۔ اس خوش آیند انقلاب کی پیش خبری کے ساتھ ہی حضور نے نہایت زور دار الفاظ میں یہ بھی فرمایا کہ اگر اس عرصہ میں انسان نے خدائے واحد کی طرف رجوع نہ کیا تو پھر اس انقلاب سے پہلے اس دنیا کو ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس تباہی سے بچنے کے لئے مادہ پرستی اور اس میں استغراق سے دامن بچاتے ہوئے خدائے واحد و یگانہ کو پہچاننا، اس کی ہستی پر ایمان لانا اور اس کی جناب میں جھکنا ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا مادہ پرستی اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے جملہ مسائل کا صحیح حل ایک ہی ہے اور وہ ہے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دلوں کی تبدیلی۔

پریس کانفرنس میں حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے ترکِ وطن کے مسئلہ پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے برطانیہ میں سکونت رکھنے والے دوسرے ملکوں کے باشندوں کو اپنے طرزِ عمل سے اہلِ برطانیہ کے دِل جیتنے کی نصیحت فرمائی۔ دوسری طرف حضور نے برطانوی نوجوانوں کو توجہ دلائی کہ وہ ایسی زندگی نہیں گزار رہے جیسی کہ ایک حقیقی انسان کی حیثیت سے انہیں گزارنی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انہیں گیا گزرا سمجھ کر ان سے نفرت کی جائے۔ ہمیں ان کے ساتھ پوری پوری ہمدردی ہے اور ہماری خواہش اور کوشش یہ ہے کہ وہ انسانیت کا احترام کرتے ہوئے اپنے آپ کو نافع الناس وجود بنائیں۔

جنوبی افریقہ اور رہوڈیشیا کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب ان ملکوں کے اصل باشندوں کے ہاتھ میں سیاسی اقتدار آئے گا تو مجھے اُمید ہے کہ وہ سفید فام باشندوں کے ساتھ مکمل شہریوں کی حیثیت سے برابری کا سلوک کریں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پریس کانفرنس کی خبریں مقامی پریس میں نمایاں طور پر شائع ہوئیں۔ حتیٰ کہ برطانیہ کے مشہور اخبار "ٹائمز" نے اپنی ۱۹ رمئی کی اشاعت میں اس پریس کانفرنس کی تفصیلی خبر شائع کی جو اخبار کے پورے ایک کالم پر پھیلی ہوئی تھی۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ:—

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضور کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر اور دیگر ممبرانِ قافلہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

احبابِ جماعت ان ایام میں خصوصیت سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہر آن اور ہر لحظہ حافظ و ناصر رہے اور اہلِ افریقہ کی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اہلِ یورپ تک بھی کامیابی کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچانے اور وہاں کے احباب کو آسمانی برکات سے نوازنے کے بعد عظیم الشان فتوحات کے جلو میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اپنے فضل سے اس تاریخی دورہ میں حضور پُرنور کو عطا فرمائی ہیں، حضور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں

اٰمین اللّٰھم اٰمین
برحمتک یا ارحم الراحمین
وَاٰخر دعوانا ان
الحمد للہ ربّ
العالمین۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ ہجرت ۱۳۴۹ ہش

امام مہدی کا بروقت ظہور اور علماء کی مشکلات

"ناقص معلومات اور ناقص استدلال کے ساتھ جدید مسائل میں بحث نہ کیجئے" اسی لمبے عنوان کے تحت اخبار الجمعیۃ دہلی (جمعہ ایڈیشن) نے ایک "دینی ماہنامہ کا ایڈیٹوریل" اپنے تبصرہ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ الجمعیۃ کا تبصرہ تو عنوان کی عبارت ہی سے ظاہر ہے۔ ماہنامہ کے فاضل مُدیر نے بعض ان علماء کے اندازِ فکر پر تنقید کی ہے۔ جو بعض قرآنی آیات سے خلائی پروازوں پر استدلال کرتے ہیں۔ پہلے فاضل مُدیر کی تمہید اور پھر علماء کے استدلال انہیں کی زبانی ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں:-

"اسلامی عقائد میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کی بناء پر ایک مسلمان کو انسان کی خلائی پروازوں پر وحشت ہو۔ چنانچہ اہلِ علم نے اس موقعہ پر اپنے اپنے انداز میں اس حقیقت کو واضح کیا۔ اور عام مسلمانوں کی تشفی کا بقدرِ ضرورت سامان مہیا کر دیا گیا ہے۔ مگر کچھ اہلِ قلم اس وحشت کا ازالہ ایک اور ہی انداز سے کر رہے ہیں۔ اور وہ انداز یہ ہے کہ خلائی پروازوں اور اس میں کامیابی کی پیشین گوئی تو خود قرآن میں صراحتًا موجود ہے۔ پھر بھلا ایک مسلمان اس سے کیوں پریشان ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن کی جو آیت ایسے تمام مضامین میں گشت کر رہی ہے وہ پارہ عم کی ساتویں سورت (سورۂ انشقاق) کی یہ آیت ہے:

فلا اقسم بالشفق واللیل وما وسق والقمر اذا اتسق لترکبن طبقًا عن طبق۔ قسم ہے شفق کی اور (قسم ہے) رات کی اور جو کچھ رات جمع کر لیتی ہے اور اس کی۔ اور قسم ہے چاند کی جب وہ بھر جائے۔ تم چڑھ کر رہو گے طبق پر طبق۔

کہا جا رہا ہے کہ یہ اس خلائی دَور کی پیشین گوئی ہے۔ شفق اور چاند کے تذکرے کے ساتھ طبق پر طبق چڑھنے کی اس سے زیادہ صحیح تشریح اور کیا ہو سکتی ہے کہ اسے موجودہ خلائی پروازوں کی پیشین گوئی قرار دیا جائے؟ ...."

"ایک صاحب نے بالکل ہی غضب ڈھایا ہے کہ لترکبن طبقًا عن طبق کو خلائی پروازوں کی پیشین گوئی قرار دینے میں انہیں اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اُوپر کے فقروں کو اس کا قرینہ ٹھہرائیں بلکہ اُوپر کے فقروں میں ان کے نزدیک وہ وقت بیان ہوا ہے جب یہ خلائی پروازیں انسان شروع کرے گا۔ یعنی قرآن نے نہ صرف ان پروازوں کی پیشین گوئی کر دی تھی بلکہ ان کا ٹھیک وقت بھی بتا دیا تھا۔ اور وہ اس طرح کہ شفق سے مراد سُرخ انقلاب (کمیونزم کا دور دَورہ) واللیل وما وسق سے مراد اس سُرخ انقلاب کی لائی ہوئی اخلاقی اور رُوحانی تاریکیاں اور والقمر اذا اتسق (ماہ کامل) سے مراد ہے امام مہدیؑ کا ظہور۔ یعنی قرآن کہتا ہے کہ یہ خلائی سفر کا دَور اس وقت شروع ہوگا جب دنیا کمیونزم کی لائی ہوئی تاریکیوں سے بھر جائے گی۔ اور ان تاریکیوں کا ازالہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے ہوگا ـــــ"

اب سنئے ماہنامہ کے ایڈیٹر صاحب کی اس پر تنقید۔ اُوپر کی عبارت کے معًا بعد فرماتے ہیں:-

"ان مطالب کا سُراغ کہاں سے لگا ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ قرآن کی خاص استعارہ کی زبان ہے۔ سبحان اللہ! کیا سستا نسخہ ہے کہ جو جی میں آئے اسے قرآن کی خاص زبان اور خاص اصطلاح بتا دو۔ گویا یہ کہنے کے بعد اس کا کوئی سوال ہی نہیں رہتا کہ اس استعاراتی اور اصطلاحی مفہوم کی سند اور دلیل کیا ہے۔ نہ سہی یہ سوال کم از کم یہی سوچا ہوتا کہ بات بن بھی رہی ہے یا نہیں؟ کیونکہ تفسیر کچھ بھی کیجئے مگر فقروں کی ترتیب تو اپنی جگہ رہے گی اور اس ترتیب کی رُو سے جس طرح سُرخ انقلاب خلائی دور سے پہلے آ جانا چاہیئے۔ اسی طرح امام مہدیؑ کو بھی پہلے ہی آنا تھا۔ ان کی آمد کے بغیر یہ دَور کیسے شروع ہو گیا ہے ـــ"

اس کے بعد ماہنامہ کے فاضل مُدیر نے پوری سورۃ انشقاق مع ترجمہ نقل کر کے جو مختصر تشریح کی ہے اس کا لبِّ لباب یہ ہے کہ ان آیات میں "خلائی سفر کی گفتگو نہیں سفرِ آخرت کی گفتگو ہے۔ خلائی طبقات یہاں مراد نہیں ہیں۔ آخرت کے وہ احوال مراد ہیں جن سے کافروں کو انکار تھا"

اس تشریح پر اخبار الجمعیۃ کے مدیر شہیر نے بالغ تبصرہ کرتے ہوئے آخر میں لکھا ہے:-

"کیسی عجیب بات ہے کہ بہت سے لوگ جنہیں جدید مسائل سے کوئی گہری واقفیت نہیں ہے اور نہ انہوں نے قرآن کے متعلقہ حصّوں کی گہری تحقیق کی ہے مگر ان امور پر بے تکان رائے زنی کریں حتیٰ کہ وہ اپنا یہ حق بھی سمجھتے ہیں کہ دُوسروں پر طعن اور استہزاء کریں اور ان کے لئے دینی مسائل میں لب کُشائی کو ممنوع قرار دینے کا فتویٰ صادر فرمائیں ـ" (الجمعیۃ دہلی ۸ رمئی ۱۹۷۰ء جمعہ ایڈیشن صفحہ ۱۰، ۱۱، ۱۴)

یہ لمبے اقتباسات ہم نے اس لئے اوپر نقل کر دیئے ہیں تا دونوں طرف کی بات اچھی طرح سمجھ لی جائے۔ اب آئیے اصل حقیقت کی طرف جو مختصر بھی ہے اور اہم بھی ـــــ جن اہلِ قلم حضرات نے سورت انشقاق کی بعض آیات سے خلائی سفر پر استدلال کیا ہے یہ نقطۂ نظر الجمعیۃ کے تبصرہ کی روشنی میں کافی معقولیت کا پہلو رکھتا ہے بالخصوص جب کہ عصرِ حاضر کے واقعات نے بہت سی باتوں کو پوری وضاحت کے ساتھ ثابت بھی کر دیا۔ نیز جس صورت میں کہ قرآن کریم ذُو البطون ہے اور ایک ایسا بحرِ زخّار ہے جس کی تہہ میں ہزاروں ہزار حقائق و معارف پوشیدہ ہیں جو اپنے اپنے وقت پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں تو پھر ایسی تشریحات کو قابلِ غور کیوں نہ قرار دیا جائے؟

سچی بات تو یہ ہے کہ "غضب ڈھانے والے" اہلِ قلم کی تشریح و تفصیل درحقیقت ایک فطرتی آواز ہے جسے اس زمانہ میں ظاہر ہونے والے حالات پر نظر کرنے کے بعد ایک سعید الفطرت انسان کی ضمیر نے بلند کیا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ان تمام حالات کا نقطۂ مرکزی جو مقدس روحانی وجود ہے کوتاہ بین علماء خود اس کی شناخت سے محروم و بے نصیب ہیں۔ ورنہ یہ کہاں کی معقولیت ہے کہ کسی مدعی کے دعویٰ دائر کرنے سے پہلے ہی گواہ پہنچ جائیں۔ اور زوردار بیانات اور زبردست دلائل کے ساتھ شہادتیں گزارنے لگیں۔ اور عدالت بھی احکم الحاکمین خدا کی ہو۔

صرف سُرخ انقلاب اور اس کی لائی ہوئی اخلاقی اور رُوحانی تاریکیاں ہی نہیں جو ماہِ کامل کے ظہور کی طرف واضح اشارات کر رہی ہیں بلکہ ان کے ساتھ ساتھ اور بے شمار تغیرات ارضی و سماوی بھی ہیں جنہیں علاوہ قرآن کریم کے واضح اشارات کے مقدس زبانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیان فرمایا ہے۔ جس کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں۔ بطور مثال دارقطنی کی وہ واضح حدیث مستحضر کر لیجئے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے ہی محبت بھرے انداز میں فرمایا کہ:-

"ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ اور جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے یہ نشان کسی اور مامور کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کو (چاند گرہن کی تاریخوں میں سے) پہلی رات میں گرہن لگے گا۔ دُوسرے یہ کہ سورج کو (سورج گرہن کے دنوں میں سے) درمیانی دن گرہن لگے گا۔"

جغرافیہ کا ایک معمولی طالب علم بھی جانتا ہے کہ چاند گرہن ہمیشہ ۱۳-۱۴-۱۵ ویں تاریخوں میں لگا کرتا ہے جبکہ سورج گرہن کے لئے قمری مہینہ کی ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخیں مقرر ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کے مطابق سچے مہدی کی شہادت کے لئے ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳۱۱ہجری میں ماہ رمضان المبارک میں مقررہ تاریخوں پر یعنی ۱۳ رمضان کی رات کو چاند گرہن ہوا۔ اس طرح جہاں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہو کر حضورؐ کی صداقت کا اس زمانہ میں زبردست نشان بنی وہاں دونوں نشانات نے آسمان پر سے اس بات کی گواہی بھی پیش کر دی کہ سچا مہدی وہی ہے جس کی طرف سے اس نشان سے قبل دعویٰ مہدویت ہو چکا ہو۔ اور وہ تھے مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام۔

پس امام مہدی اپنے وقت پر ظہور فرما چکے ہیں۔ اسی لئے تو زمین و آسمان پہ ان کی صداقت کے نشانات پے در پے ظاہر ہو رہے ہیں۔ مبارک ہے وہ آدمی جو ان نشانات پر چشمِ بصیرت سے غور کرے اور صداقت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ و نعم ما قال المہدی المعہود علیہ السلام ؎

اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِیْحُ جَاءَ الْمَسِیْحُ

نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار!!

جماعت احمدیہ کی مختلف اندرونی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کے متعلق نہایت اہم اور ضروری ہدایات

ہمارے یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بارونق اور بابرکت ہوتے ہیں لیکن ان کے مقصود کو وسیع کرنے کیلئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے

ان میں ہر جماعت کی نمائندگی ضروری ہے ان کے پروگرام بھی زیادہ توجہ اور کوشش سے بننے چاہئیں تاکہ ان میں شامل ہونیوالے نئی روح اور نئی زندگی لے کر واپس جائیں

خطبہ جمعہ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۱ اخاء / اکتوبر ۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
پچھلے دنوں ناصرات الاحمدیہ - اطفال الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ - خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے اجتماع تھے

اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا

بڑی رحمتیں نازل کیں اور ہر طرح خیر و برکت کے ساتھ یہ اجتماع انجام پذیر ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جیسا کہ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ ایک تعالیٰ الٰہی جماعت ہر قدم آگے ہی آگے بڑھاتی چلی جاتی ہے ہمارے یہ اجتماع بھی گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ بارونق اور زیادہ بابرکت اور زیادہ مخلصانہ ماحول میں ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

انصار اللہ کے اجتماع میں

سب سے زیادہ مجالس کی نمائندگی تھی۔ لیکن اس نمائندگی کی تعداد بھی صرف ۳۶۴ کے قریب تھی جبکہ ہماری مغربی پاکستان کی مجالس قریباً ایک ہزار ہیں۔ ہمارا مقصد ہمیں صرف اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب ہم یہ کوشش کریں اور ہماری روایت اور معمول یہ ہو کہ ان اجتماعات میں ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہو۔ اور یہ کم سے کم معیار ہے۔ ترقی کے مختلف مدارج میں سے گزرتے ہوئے ابھی ہم اس کم سے کم معیار تک بھی نہیں پہنچے۔ دوسرے اس لئے بھی کہ جیسا کہ میں بار بار جماعت کو توجہ دلا چکا ہوں اور توجہ دلا رہا ہوں۔ احمدیت کی پیدائشی نسل جو اس وقت جوان ہو رہی ہے یا بڑی عمر کو پہنچ رہی ہے (سات سال کی عمر کے بعد بچے مجلس اطفال الاحمدیہ کے ممبر بنتے ہیں اور بچیاں ناصرات الاحمدیہ کی ممبر بنتی ہیں اور پندرہ سال کی عمر تک پہنچنے کے بعد بچیاں لجنہ اماء اللہ میں اور بچے مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہوتے ہیں) بہرانتظور (ممبر بنتے ہیں) یعنی جوانوں یا جوان ہونے والوں کا بہاؤ تسلسل کے ساتھ ہمارے بڑے دریا میں داخل ہوتا ہے اس میں بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز زیادتی ہو رہی ہے۔ اگر

آج سے پچیس سال پہلے

جب ہم قادیان میں تھے ہر سال ایک ہزار نئے خدام پندرہ سال عمر ہونے کی وجہ سے مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہوتے تھے تو آج میرے خیال میں ان کی تعداد کئی ہزار ہے۔ صحیح اعداد و شمار تو مجھے معلوم نہیں لیکن کئی گنا زیادہ خدام کی عمر کو پہنچ کر مجلس خدام الاحمدیہ میں داخل ہونے والے آج احمدی نوجوان ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں پہلے کی نسبت زیادہ کوشش کے ساتھ اور زیادہ وسیع انتظام کے ماتحت اس نئی نسل کو سنبھالنا اور ان کی تربیت کرنا ہے جب تک ہم ہر احمدی کو خواہ وہ باہر سے لٹریچر پڑھنے کے بعد، دلائل کا قائل ہونے کے بعد یا خواب کے ذریعہ یا بعض نشانات دیکھ کر احمدیت میں داخل ہونے والا ہے یا وہ عمر کے لحاظ سے احمدی گھرانہ میں پیدا ہونے کے بعد اطفال الاحمدیہ میں شامل ہوا اور پھر خدام الاحمدیہ میں آیا یا ناصرات میں ایک بچی شامل ہوئی پھر وہ لجنہ اماء اللہ میں آئی بہر حال ہر نئے داخل ہونے والے احمدی کی صحیح تربیت ضروری ہے اور اسے علیٰ وجہ البصیرت احمدیت پر قائم ہونا چاہیئے اور اس کا دل، اس کا سینہ اور اس کا ذہن اور اس کی روح اس یقین کے ساتھ بھرے ہوئے ہونے چاہیئں کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اب احمدیت کے ہاتھوں مقدر ہے۔ اور اس عظیم جدوجہد کے لئے

انتہائی قربانیوں کی ضرورت

ہے اور ان انتہائی قربانیاں پیش کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کے عظیم وعدے ہیں اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو نباہیں تو اللہ تعالیٰ ایک نہایت ہی پیار کرنے والے باپ کی طرح ہمیں اپنی گود میں بٹھائے گا اور خود ہمارا محافظ و ناصر ہوگا اور اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی ہمیں وہ نعمتیں عطا کرے گا کہ جو دنیا داروں کے تصور میں بھی نہیں آ سکتیں۔ خود ہماری عقل ان نعمتوں کے حصول سے قبل ان کا صحیح تصور حاصل نہیں کر سکتی ہمیں یہ یقین ہوگا کہ ہم

ایک صداقت اور سچائی پر قائم

ہیں اور یہ یقین ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم روحانی فرزند کی حیثیت میں اور ایک عظیم انقلاب بپا کرنے کے لئے مبعوث کیا۔ اور ہمیں آپ کے جوارح بنایا جیسا کہ آپ نے خود تحریر فرمایا ہے اور جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ

اے میرے درخت وجود کی شاخو!

پس ہم سب احمدی آپ کے جوارح ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک روحانی طور پر آپ ہی کا عضو ہے۔ اور آپ کو، آپ کے ان جوارح کو اور آپ کے درخت وجود کی شاخوں کو اللہ تعالیٰ نے عظیم بشارتیں دی ہیں۔ اور ان چیزوں پر علیٰ وجہ البصیرت یقین رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

جو احمدیت میں پہلے داخل ہو چکے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں ثبات قدم عطا کیا اور کوئی ٹھوکر انہیں نہیں لگی اور مختلف قسم کے ابتلاؤں اور امتحانوں میں سے وہ گزرے۔ دنیا نے ان کے لئے آگ جلائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اس آگ کو ٹھنڈا کیا۔ دنیا نے انہیں دکھ دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے لذت کے سامان پیدا کئے وہ تو علیٰ وجہ البصیرت اس بات پر قائم ہیں کہ احمدیت ایک ایسی صداقت ہے اور اسلام کی صحیح شکل اسی رنگ میں ہے کہ اس کے متعلق

اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم وعدہ ہے

کہ اسلام آج دنیا میں اپنی اصلی شکل میں غالب آئے گا۔ یہ لوگ دنیا اور دنیا والوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ اور اپنے رب سے ہر دم خائف رہتے ہیں کہ کہیں شیطان وسوسہ ڈال کر انہیں ان کے رب کی محبت سے دور نہ لے جائے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ پر اس قدر عظیم بھروسہ اور توکل اور یقین رکھتے ہیں کہ اگر ہمارے سینے اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی سے بھرپور ہوں۔ اگر ہمارے دل اخلاص سے بھرے ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ بہر حال ہمیں دھتکارے گا نہیں وہ ہمیں دور نہیں پھینک دے گا۔ وہ ہمیں اپنے ساتھ لگائے گا۔ اور اپنا قرب ہمیں عطا کرے گا اور اپنی رضا کی جنتوں میں ہمیں داخل کرے گا۔ ایک پختہ یقین اور ایمان کی بشاشت ان کے چہروں پر ہوتی ہے لیکن جو بعد میں آنے والے ہیں وہ باہر سے عقلی دلائل یا کسی ایک آدھ خواب کے نتیجہ میں یا دوسرے نشانات دیکھ کر احمدیت میں داخل ہوئے یا احمدیت میں پیدا ہوئے اور پھر شعور کو پہنچے اور خدام الاحمدیہ میں شامل ہوئے ان کی صحیح تربیت ضروری ہے۔ میں کئی بار آپ کو اس طرف توجہ دلا چکا ہوں اور اس تربیت ہی کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم کیا گیا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ

جماعت احمدیہ کا ایک نہایت [illegible] حصہ ہے اور ہماری مرکزی تنظیم کے ماتحت [illegible] نہایت ہی اہم اور نسبتاً مختصر تنظیم ہے [illegible] کا تعلق عمر کے لحاظ سے جماعت کے [illegible] لیکن اس کی اہمیت سے انکار [illegible]

میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو اس کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہئیے اور ایسا انتظام کرنا چاہیئے کہ گو ہر جماعت کے نوجوان سارے تو اجتماع میں شامل نہیں ہو سکتے۔ لیکن ان کا ایک ایک نمایندہ اس اجتماع میں ضرور پہنچے۔ اس کے لئے آج میں ایک کمیٹی بنا دیتا ہوں۔ یہ کمیٹی تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ اور ہمارے مربی صاحبان اور معلم صاحبان کی ہوگی۔ اور مستقل طور پر ہوگی۔ لجنہ کے نمایندے جہاں تک ان کا تعلق ہے۔ خدام الاحمدیہ کے نمایندے جہاں تک ان کا تعلق ہے۔ اور انصار اللہ کے نمایندے جہاں تک ان کا تعلق ہے، اپنے اپنے دائرہ کے متعلق

لائحہ عمل تجویز کرنے کے لئے

اس کے ممبر ہوں گے اور یہ کوشش ہونی چاہئیے کہ آیندہ ہم کم سے کم معیار پر ضرور پہنچ جائیں۔ یعنی تمام جماعتوں کے نمایندے لجنہ اماء اللہ۔ ناصرات الاحمدیہ۔ خدام الاحمدیہ اطفال الاحمدیہ اور انصار اللہ کے اجتماعوں میں ضرور شامل ہوں۔ اور یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ صرف اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ جو اب تک ہوتی نہیں رہی اور جو جماعتی نظام ہے وہ میرے سامنے ذمہ دار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں انشاء اللہ نگرانی کروں گا کہ ان جماعتوں میں

ہر جماعت کی نمایندگی ضرور ہو

یعنی جماعت میں جو افراد خدام الاحمدیہ کی عمر کے ہیں وہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں شامل ہوں اور اس طرح اپنی جماعت کی نمایندگی کریں جو افراد انصار اللہ کی عمر کے ہیں ان کی نمایندگی انصار اللہ کے اجتماع میں ہونی چاہیئے۔ اسی طرح ہر جماعت کی مستورات اور ناصرات الاحمدیہ کی نمایندگی لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں ہونی چاہیئے۔ چاہے اگر چھوٹی جماعت ہے تو ایک ہی نمایندہ وہاں سے آجائے۔ لیکن ہر جماعت کا کوئی نہ کوئی نمایندہ ان اجتماعوں میں شامل ضرور ہو۔ کیونکہ جو نمایندے ان اجتماعوں میں شامل ہوں گے وہ

ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی

لے کر واپس جائیں گے۔

مجوزہ کمیٹی کو اجتماعوں سے تین ماہ قبل اپنا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ اور پھر وہ ایک منصوبہ بنا کر اور مجھ سے مشورہ کر کے یہ کام کریں اور سارے مربیوں، معلموں، اور انسپکٹران مالی تحریک جدید اور انسپکٹران مالی صدر انجمن احمدیہ کی یہ ذمہ داری ہے وہ اپنے اپنے علاقوں کی جماعتوں کے

نمایندے ان اجتماعوں میں ضرور بھجوائیں

یہ تو ظاہری تنظیم کے لحاظ سے تھا۔ یہاں جس رنگ میں ان کی تربیت ہوتی ہے اس کے لئے زیادہ توجہ کے ساتھ پروگرام بننا چاہیئے اور پھر اس پروگرام کو زیادہ کوشش کے ساتھ کامیاب بنانا چاہیئے۔ مجھے جو رپورٹیں ملی ہیں وہ خوشکن ہیں مثلاً

لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ ہے

کہ اس سال ہم نے گزشتہ سال سے زیادہ احاطہ قناتوں سے گھیرا تھا لیکن پہلے ہی دن یہ محسوس ہوا کہ یہ جگہ کم ہے۔ چنانچہ پھر کافی بڑا حصہ جگہ کا اس احاطہ کے ساتھ ملا یا گیا۔ خدام الاحمدیہ نے بھی اس سال مقام اجتماع کافی بڑا بنایا تھا لیکن پچھلے سال کی نسبت کافی بڑا مقام اجتماع ہونے کے باوجود بہت سے دوست شامیانے سے باہر تھے۔ انصار اللہ کا بھی یہی حال تھا۔ انہوں نے مقام اجتماع گزشتہ سال سے بڑا بنایا تھا لیکن اس احاطہ سے جو قناتوں سے گھرا ہوا تھا قریباً پچاس فیصدی جگہ قناتوں کو ہٹا کر اس کے ساتھ ملائی گئی لیکن پھر بھی کافی افراد شامیانے سے باہر کھڑے تھے۔ پس یہ تو خوشی کی بات ہے کہ افراد جماعت کی توجہ اس طرف زیادہ ہو رہی ہے۔

اسی طرح جو مختلف پروگرام ہیں ان کے متعلق جو رپورٹ ملی ہے وہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہمارا معیار خدا تعالیٰ کے فضل سے گرا نہیں بلکہ پہلے سے بلند ہی ہوا ہے۔

ہر سہ تنظیمیں مختلف روایتیں رکھتی ہیں

ان میں سے ہر ایک کے اندر انفرادیت پائی جاتی ہے۔ جب میں انصار اللہ کا صدر تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی تھی کہ ان کے سالانہ اجتماع کا پروگرام اس طرح بنایا جائے کہ ایک مضمون لے کر کے بعد دیگر مختصر تقاریر کی جائیں۔ یا لکھے ہوئے مضمون پڑھے جائیں اور پھر اس رنگ میں پڑھے جائیں کہ ان کا اثر دماغوں پر بہت گہرا اور وسیع ہو۔ اصل میں تو ہمارا مضمون ایک ہی ہے اور وہ توحید باری ہے۔ لیکن توحید باری کو سمجھنے کے لئے اور بہت سی راہیں ہمیں اختیار کرنی پڑتی ہیں مثلاً نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری اور بڑی حسین زندگی کا اگر نچوڑ نکالا جائے تو وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ اللّٰہ اکبر۔ یعنی

اللہ سب سے بڑا ہے

یہی حال ظلّی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا ہے۔

قرآن کریم زندگی کے ہر شعبہ سے تعلق رکھنے والی تعلیم ہمیں دیتا ہے۔ لیکن اس ساری تعلیم کا خلاصہ اس کے سوا کچھ نہیں نکلتا کہ

الحمد للّٰہ ربّ العالمین

اسلام کی بھی یہی غرض ہے۔ جتنے اولیاء اب تک پیدا ہوئے ہیں وہ اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد سمجھتے تھے اور ان کی عزت و احترام کی ایک ہی وجہ تھی کہ وہ توحید باری کو قائم کر دیں اور انسان کی توجہ ہر اس ناقص اور کمزور اور خبیث چیز سے پھیر دیں جو اللہ سے دور لے جانے والی ہے۔ پس

اصل چیز توحید باری ہے

لیکن توحید کو سمجھنے، توحید کی معرفت حاصل کرنے اور توحید پر قائم ہونے کے لئے نمونوں کی ضرورت ہے۔ اور بہترین نمونہ اور اسوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہے۔ چونکہ ہر عقل کو سمجھانے کی ضرورت تھی۔ اس لئے قرآن کریم نے ہر عقل کو مخاطب کیا۔ اور ہر انسان کی سمجھ کے مطابق اسے دلائل بھی دئے۔ اور اس کی توجہ نشانات کی طرف بھی پھیری۔ بڑے سادہ دماغ والوں اور ان پڑھوں کو بھی اللہ تعالیٰ بڑے پیار سے بہت سی سچی خوابیں بھی دکھا دیتا ہے تاکہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ انسان کشف کے حصول کی طاقت اور قوت نہیں رکھتا۔

پس

اللہ تعالیٰ کی سنّت یہی ہے

کہ وہ ہر طور اور طریق سے اپنے بندوں کو یہ سمجھاتا ہے کہ تم صرف میری بندگی اور عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ ادھر ادھر نہ دیکھنا ورنہ خسارہ اور ہلاکت کے سوا اور کچھ نہیں

یہ پروگرام جو ہیں ان کی آؤٹ لائنز (Out Lines) اور اصول تو بنے ہوئے ہیں ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ لیکن نئے سے نئے طریق پر، نئے سے نئے دلائل کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے نشانات کو جو نئے سے نئے آسمان سے نازل ہو رہے ہیں بڑوں کے سامنے بھی اور نوجوانوں کے سامنے بھی اور بچوں کے سامنے بھی۔ مردوں کے سامنے بھی اور عورتوں کے سامنے بھی رکھ کر انہیں چاروں طرف سے گھیر کر اس مرکزی نقطہ کے سامنے لے آنا چاہیئے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ اسی کی طرف ہر چیز رجوع کرتی ہے ابتدا میں بھی وہ اسی سرچشمہ سے نکلتی ہے اور اپنی پوری وسعتوں کے بعد بھی وہ اسی چشمہ کے محتاج رہتے ہوئے اسی کی طرف لوٹتی ہے

اللہ ایک مرکزی نقطہ ہے

اور کوئی ایسی خوبی نہیں جس کا منبع اور سرچشمہ وہ نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کی ذات اور صفات کا عرفان حاصل کرنا ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ یہی احمدیت کا مقصد ہے

یہی اسلام کا مقصد ہے۔ یہی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری عمر کی انتہائی جد وجہد کا مقصد تھا۔ اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض ہے۔ پس، پروگرام تو یہی ہے لیکن اس کا معیار نہیں گرنا چاہیئے بلکہ بلند ہونا چاہیئے۔ ان مختلف اجتماعات کے فیوض کم نہیں ہونے چاہئیں بلکہ انہیں وسیع سے وسیع تر ہوتے رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق

کے بغیر تو کچھ ہو نہیں سکتا۔ اس لئے اسی سے مدد اور نصرت مانگنی چاہیئے۔ اسی کے حضور عاجزانہ جھکنا چاہیئے کہ اے خدا تو نے ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ ہم احمدیت میں نئے داخل ہونے والوں کی صحیح تربیت کریں لیکن ہم کمزور بندے ہیں تو ہمیں توفیق دے کہ ہم تیری مرضی اور تیری خواہش اور تیرے ارادہ کے مطابق تیرے ان بندوں کی تربیت ایسے رنگ میں کر سکیں کہ حقیقی معنی میں وہ تیرے بندے بن جائیں۔ اور اے خدا تو نے ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ اس نور سے ساری دنیا کے دلوں اور سینوں کو منور کریں جو آج اسلام سے دور ہیں اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتے ہیں۔ ان کو اسلام کے حلقہ میں لا کر انہیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں بٹھا دیں۔ ہم کمزور ہیں بے حد کمزور ہیں اور تو بڑی طاقتوں والا ہے۔ تیری ہی طاقت پر ہمارا بھروسہ اور توکل ہے۔ پس تو ہماری مدد کو آ۔ تو خود ہی ہمارے ہاتھ بن۔ ہمارا ذہن بن اور ہماری آنکھ بن۔ اور ہمارے جذبات بن۔ خود ہم سے کام لے۔ ہمیں اپنا آلۂ کار بنا کہ اس کے بغیر ہم اپنے فرائض صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا حقیقی بندہ بننے اور اپنی نصرت کو اس طور پر حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے کہ ہم

اپنی ذمہ داریوں کو نباہ سکیں

اور اس کی رضا کو اور اس کی خوشنودی کو حاصل کر سکیں ٭

مستحق احباب کو رعایت

جو طلبا اخبار بدر کے خریدار بننا چاہیں یا جو دوست اخبار کا پورا چندہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ یا ایسے احباب جو زیر تبلیغ دوستوں کے نام اخبار جاری کرانا چاہتے ہوں مگر پورا چندہ ادا نہ کر سکتے ہوں ایسے تمام احباب اگر بدر کا نصف چندہ ادا کر دیں تو نظارت دعوۃ و تبلیغ ان کی طرف سے نصف چندہ کا انتظام کر کے بدر جاری کروا دے گی

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

غانا کے سربراہِ مملکت سے ملاقات۔ کماسی میں مقامی احباب کی طرف سے والہانہ خیر مقدم

تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول کماسی میں حضور کا بصیرت افروز خطاب۔ مشن ہاؤس کا افتتاح اور روح پرور تقریر

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنی رپورٹ بنام محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ میں رقمطراز ہیں:۔

اکرہ (گھانا) ۱۹ر اپریل ۱۹۷۰ء

اشانٹی جماعت کے چند ایک اراکین اپنے پریذیڈنٹ الحاج الحسن عطا کی معیت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور نے ان سے نصف گھنٹہ ملاقات فرمائی۔ خصوصاً گھانا کے شمالی حصے میں تبلیغ کی توسیع پر تبادلہ خیال فرمایا دوران گفتگو خدا تعالیٰ کا تصور جو اسلام پیش کرتا ہے اس پر مفصل روشنی ڈالی۔

۱۲ بجے کے قریب مسٹر بی کے آدم منسٹر آف سٹیٹ ملاقات کے لئے آئے۔ حضور نے اس ملک میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں استفسار فرمایا۔ وزیر صاحب نے مختصراً گھانا کے شمالی حصے کا خاکہ بتایا اور مسلمانوں کی موجودہ ضروریات بیان فرمائیں۔ جس میں مزید تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کے اجراء کو نمایاں طور پر پیش کیا۔ حضور نے اس پر غور اور ممکن امداد دینے کا وعدہ فرمایا۔

۲۰ر اپریل ۱۹۷۰ء

آج صبح دس بجے ہیڈ آف دی سٹیٹ یعنی بریگیڈیر اے اے افریفا (Afrifa) سے ملاقات تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ الحاج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعتہائے احمدیہ گھانا۔ الحاج محمد آر بشیر پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ گھانا۔ برادرم محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔ اخویم مولوی عبدالکریم صاحب اور خاکسار راقم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ تھے۔ بعد میں مسٹر بی کے آدما جو منسٹر آف پارلیمنٹری امور ہیں اور مخلص احمدی ہیں بھی شامل ہوئے حضور کی کار جس پر لوائے احمدیت آویزاں تھا The Castle OSU پہنچی جو پہلے پریذیڈنٹ انکروما کی قیام گاہ تھا۔ لوہے کا عظیم گیٹ کھلا ہوا تھا۔ باوردی گارڈ کا دستہ موجود تھا۔ جب حضور کی کار گیٹ میں سے گزری تو دستے نے سلیوٹ دیا باقی کاریں آگے جا کر رک گئیں۔ حضور کی کار سرخ کارپٹ کے اوپر جا کر کھڑی ہوئی جہاں سے حضور کارپٹ کے اوپر سے چلتے ہوئے Terrace پر سے ہو کر اندر پہنچے۔ حضور کا سرکاری نمائندوں نے استقبال کیا۔ اور مشاہیر کی وزیٹر بک پر حضور نے دستخط ثبت فرمائے۔ حضور کے دستخط کے نیچے باقی وفد کے بھی دستخط ہوئے۔

دس بجے بریگیڈیر اے اے افریفا صدر مملکت اپنے نائب صدر مسٹر ہارلے (Harley) کی معیت میں حضور سے ملاقات کے کمرے میں ملے۔ صدر مملکت حضور کے ساتھ بیٹھے اور حضرت میاں صاحب اور مسٹر ہارلے دونوں پہلوؤں پر تشریف فرما ہوئے۔ حضور نے کافی دیر تک صدر مملکت سے گفتگو فرمائی۔ صدر مملکت سے حضور نے وعدہ فرمایا کہ ضرورت پر کسی احمدی ماہر زراعت کی خدمات گھانا کو پیش کر دی جائیں گی۔ رخصت کے وقت حضور نے دعا فرمائی جس میں صدر اور نائب صدر شامل ہوئے۔ حضور کی واپسی پر گارڈ نے پھر سلامی دی

گیارہ بجے حضور واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ اس عرصے میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اپنے کمرے ہی میں تشریف فرما رہیں اہلیہ صاحبہ مرزا لطف الرحمٰن اور دیگر خادمات خدمت میں حاضر رہیں۔ باہر پہرہ رہا

حضور کا قافلہ جو چھ کاروں پر مشتمل تھا ۱۱-۵۲ صبح کماسی کے لئے روانہ ہوا۔ کماسی یونیورسٹی ٹاؤن ہے اور اکرا کے شمال میں ۱۷۴ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں ہمارا سیکنڈری سکول (انٹرمیڈیٹ کالج) مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب مشنری انچارج ہیں۔

کماسی اکرا کے بعد گھانا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ گھانا بہت سرسبز ملک ہے ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔ راستے میں ایک پہاڑی پر مسٹر انکروما کا Castle یعنی Peduase پڑدآسی کا محل ہے جہاں سے اردگرد چاروں طرف دور دور تک Landscape نظر آتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی عبوری کا قصبہ ہے جو اکرا سے بیس میل پر ہے۔ حضور نے کھانا یہیں ریسٹ ہاؤس میں تناول فرمایا۔ ریسٹ ہاؤس میں حضور نے ایک گھنٹہ قیام فرمایا۔ ریسٹ ہاؤس کے ساتھ ایک بہت بڑا Botanical Garden ملحق ہے۔ خوبصورت گھاس کے تختے اور فلک بوس درخت۔ حضور نے یہاں فوٹو لئے۔ کھانے کے بعد ظہر عصر کی نمازیں ادا کیں اور سوا دو بجے روانہ ہوئے۔ راستے میں Pemping Tootor Koforidua Dankwa Kafori Konongo وغیرہ قصبے آتے ہیں۔ شہر سارے کے سارے یورپ کی طرز پر بنے ہوئے ہیں کہیں کہیں چرچ بھی نظر آئے۔ لیکن کسی جگہ بھی زندگی کی علامت نظر نہیں آئی۔ اداسی سی چھائی ہوئی تھی۔ جگہ جگہ عیسائیوں کے سکول اور میڈیکل سنٹر بھی نظر آئے۔

سڑک کے دونوں جانب گھنا جنگل ہے۔ اونچے درخت جو آسمان سے باتیں کر رہے ہیں پھر نیچے درخت۔ ان سے نیچے درخت Shrubs گھاس۔ جڑی بوٹیاں ہر طرف سبزے کا ازدہام ہے۔ سوائے سڑک کے پختہ حصے کے زمین کہیں سے ننگی نظر نہیں آتی۔ کاشت کرنے کے لئے آگ لگا کر جگہ صاف کر لیتے ہیں بیج ڈالنے کے بعد کسی قسم کی محنت کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی Yam جو شکر قندی کی قسم کی جڑ ہے لیکن شکر قندی سے موٹی یہاں کی خوراک ہے۔ اس کا آٹا بھی بنتا ہے۔ ویسے بھی کھاتے ہیں۔ کیلا۔ ناریل پام۔ پائن ایپل آم۔ پلانٹین۔ پپیتا بہت ہوتے ہیں۔ یہاں Cocoa کوکو اور پام اور ناریل وغیرہ کی بڑی بڑی Plantations ہیں

نیم پہاڑی سا علاقہ ہے۔ سمندر کی لہروں کی طرح زمین میں نشیب و فراز ہیں۔ ہر چیز سبزے سے ڈھکی ہوئی ہے۔

حضور کی کار جب گزرتی تو بچے۔ بوڑھے مرد عورتیں مسکرا مسکرا کر سلام کرتے۔ یہ لوگ مسکراتے بہت ہیں اور محبت کا جواب محبت سے دینے والے لوگ ہیں۔

سب سے پہلا مشن یہاں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سالٹ پانڈ میں قائم فرمایا جو اس وقت حکومت کا صدر مقام تھا۔

دس سال قبل سرکاری اعداد و شمار کے مطابق احمدیوں کی ایک لاکھ پینتیس ہزار بالغ افراد کی تعداد تھی۔ اب خدا کے فضل سے تعداد بہت بڑھ چکی ہے۔

ضمناً یہ ذکر بھی مناسب ہوگا کہ گھانا میں ۱۳۰۴ باقاعدہ احمدی جماعتیں قائم ہیں جن کے ۲۶ سرکٹ یا حلقے ہیں۔ پانچ بڑے صدر مراکز ہیں۔ ٹیچیمان۔ اکرا۔ کماسی۔ سالٹ پانڈ تمالی۔ شمال کی جماعتیں خصوصاً Wa Hamole - Tumu - Jirapo عربی تمدن سے متاثر ہیں۔ عربی بولنے کا شوق ہے۔ لباس بھی عربی ہے۔ باقی حصے میں بھی لمبے لمبے جبے پہننے کا شوق ہے۔ پینتیس پرائمری اور مڈل سکول۔ تین سیکنڈری سکول یعنی انٹرمیڈیٹ کالج مشنری کالج۔ عربی کالج۔ ستر مشن ہاؤسز۔ اور ان مساجد کے علاوہ جن کے سنگ بنیاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حالیہ دورے کے دوران رکھے ایک سو چوہتر مساجد موجود ہیں۔ الحمد للہ

کماسی سے نوّے میل پر Dankwa کے پاس اچانک بارش شروع ہو گئی اور اچانک ہی بند بھی ہو گئی۔ کماسی سے بتیس میل کے فاصلے پر Konongo کے مقام پر کچھ فاصلے تک موٹر سائیکل سوار پولیس نے Escort اعزاز کے طور پر Provide کیا۔ یہ بات درج کرنے سے رہ گئی کہ پولیس کا Escort اکرا سے ہمراہ تھا اور ہمارے احمدی بھائی Abdullah A. Peregrino Imamoo انسپکٹر پولیس قافلے کے آگے راستہ صاف کرتے جاتے تھے۔ سارا عرصہ حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری سے لے کر اب تک حضور کے باڈی گارڈ کے طور پر انہیں قرب کی سعادت حاصل ہوئی۔

کماسی سے پندرھویں میل پر کار پر دوست حضور ایدہ اللہ کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ بارہویں میل پر Egisu میں مزید احباب کچھ کاروں پر کچھ پیدل موجود تھے جن کی تعداد تین اور چار سو کے درمیان تھی۔ یہ لوگ احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں انتظار کی گھڑیوں کی تاب نہ لا کر دیوانہ وار یہاں پہنچ گئے تھے، تاکہ سب سے پہلے مہدی معہود علیہ السلام کے نائب کی زیارت سے مشرف ہو سکیں۔ کار پر لاؤڈ سپیکر لگے ہوئے تھے۔ مکرم الحاج محمد اوپانگ جو ہمارے مخلص احمدی مبلغ اور افریقن بھائی ہیں آگے آگے راستہ بھی دکھاتے جاتے تھے اور والہانہ انداز سے اعلان کر رہے تھے:۔

Hazrat Mirza Nasir

Ahmad grandson of of the promised Messiah has come. Come and see the true living sign of the true living God-

سیکنڈری سکول سے دو میل کے فاصلے سے احباب اور بہنوں کی دورویہ قطاریں شروع ہوئیں۔ اپنے اپنے سرکٹ اور جماعتوں کے جھنڈے لئے احباب اور بہنیں اپنے آقا کو

اھلاً وسھلاً ومرحباً

اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا تحفہ پیش کر رہی تھیں

اس کے بعد کے حالات کو بیان کرنے کی تاب نہیں۔ نہ ہی قلم ساتھ دے رہا ہے یہ ایک روحانی تجربہ تھا جو اس سفر میں بار بار ہو رہا ہے اور ہر بار اپنی شدت اور کیفیت میں پہلے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ فضا اللہ اکبر، اسلام۔ احمدیت۔ حضرت امیر المومنین حضرت حافظ مرزا ناصر احمد زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی مخلصین اور بہنوں کے چہرے خوشی اور تشکر کے جذبات سے تمتما رہے تھے۔ آنکھوں میں آنسو، دلوں میں جذبات کا ایک سمندر لئے ہوئے اپنے محبوب آقا کی کار کے پاس آتے ہی آواز سے، ہاتھ سے، سارے جسم وجان سے یوں استقبال کرتے تھے گویا جان نچھاور کر رہے ہوں۔ آج ان کی مراد بر آئی تھی۔ ان کے باپ اور دادے مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسمانی دیدار کی حسرت لئے اس جہان سے رخصت ہوئے۔ آج مہدیؑ برحق کا برحق خلیفہ اور اور نائب ان کے درمیان تھا۔ ایک روحانی عید تھی۔ خوشیوں کا ایک روحانی دسترخوان بچھ گیا تھا۔ اور یہ عشاق محبت اور عشق کے نشے میں سرشار دنیا و مافیہا سے بے نیاز صبح ہی سے اپنے محبوب آقا کے انتظار میں آن بیٹھے تھے۔ ایسا نظارہ ربوہ میں اس وقت نظر آیا کرتا ہے جب حضور جلسہ سالانہ کے موقع پر دعا کے بعد واپس تشریف لاتے ہیں۔

پونے سات بجے شام احمدیہ سیکنڈری سکول پہنچے اور چند منٹ کے توقف کے بعد سٹی ہوٹل کی طرف روانہ ہوئے۔ لوگ اللہ اکبر اللہ اکبر کے نعرے لگا رہے تھے اور خوشی سے دیوانے ہوئے جا رہے تھے۔ ایک ہنگامہ برپا تھا۔ لیکن اس ہنگامے میں ایک حسن اور ترتیب اور لذت تھی جس کی کیفیت محسوس تو کی جا سکتی ہے بیان نہیں ہو سکتی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اخلاص اور محبت کے اس منظر سے اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً کے اس جیتے جاگتے ثبوت اور نشان سے متاثر ہوئے۔ فرمایا طبیعت پر اتنا اثر تھا کہ بڑی مشکل سے جذبات کو کنٹرول میں رکھ سکا۔

محترم الحاج مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب۔ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب۔ مکرم مولانا مبارک احمد صاحب قریشی۔ الحاج الحسن عطا۔ الحاج محمد آرتھر اور خدام سٹی ہوٹل تک حاضر رہے خدام نے اپنے آقا کے Tennis Court (جہاں حضور قیام فرما تھے) کے سامنے دن رات پہرے کی سعادت حاصل کی۔

۱۲ر اپریل ۱۹۷۰ء

ٹی آئی سیکنڈری سکول کماسی

پونے دس بجے حضور ٹی آئی سیکنڈری سکول میں تشریف لے گئے۔ طلباء اور سٹاف الگ الگ سفید لباس میں صف بستہ مؤدب کھڑے تھے۔ حضور نے سوائے لیڈی لیکچرر کے سب اساتذہ کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ پرنسپل ہمارے افریقن بھائی مسٹر عبداللہ ناصر بواٹنگ صاحب Boateng ایم ایس سی (لنڈن) ڈپلومہ ہیں۔ مخلص احمدی ہیں۔ ایک ایک کر کے سٹاف ممبران کا تعارف کروائے جاتے تھے حضور نے ہر ممبر سٹاف سے اس کے مضمون کے مناسب حال گفتگو فرمائی۔ مسٹر عبداللہ بواٹنگ سے فرمایا ہمیں بین الاقوامی ماحول پیدا کرنا چاہئے میرا خیال ہے کہ افریقن انگلستان میں ڈیوٹی پر بھجوائے جائیں۔ اب تو جغرافیے میں بھی انقلاب آ چکا ہے۔ لیڈی لیکچرر سے فرمایا کہ زبان ماں سکھاتی ہے۔ فزکس اور ریاضی کے اساتذہ سے فرمایا اب تو نظری فزکس اور ریاضی تقریباً ایک مضمون بن چکے ہیں۔ اقتصادیات کے لیکچرر سے فرمایا اسلام نے اقتصادی مسائل کا جو حل پیش کیا ہے اس پر غور کرنا چاہئے

اساتذہ کے بعد حضور نے تمام طلباء کو ہال ہی میں شرفِ مصافحہ سے نوازا۔ اور فرمایا کہ پہلے طلباء اور طالبات ہال میں بیٹھ جائیں۔ اساتذہ اس کے بعد ہال کے اندر داخل ہوں۔ جب طلباء اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تو حضور ہال میں داخل ہوئے۔ تلاوت قرآنِ پاک کے بعد حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا گیا جو پرنسپل صاحب نے پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور کی تشریف آوری ایک تاریخی واقعہ ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی میں ہمیں حضور کی زیارت کا موقع عطا فرمایا۔

اس کے بعد حضور نے طلباء سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ حقیقی علم حقیقی استادِ کامل یعنی اللہ تعالیٰ ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ہی سے علوم و معارف کے خزائن حاصل کئے۔ آپؐ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مہدیٔ معہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی برکت سے ایک رات میں عربی کے چالیس ہزار مادے سکھا دئے۔ درجہ بدرجہ اب بھی اللہ تعالیٰ سے علوم حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ خوب محنت کرو لیکن محنت کو سہارا نہ بناؤ۔ اصل سہارا خدا تعالیٰ کو سمجھو اور اسی سے مدد مانگو۔ محنت اور دعا دونوں مل کر صحیح نتائج پیدا کرتے ہیں۔ تعلیم حاصل کرو اپنے ملک و قوم کی خدمت کے لئے، تخریب کے لئے نہیں تعمیر کے لئے۔

حضور کا یہ خطاب پچیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے سٹاف اور طلبا کے ساتھ فوٹو کھنچوایا۔ دھوپ سخت تھی۔ سورج کی شعاعیں سروں پر عموداً پڑ رہی تھیں۔ لیکن حضور بہت مسرور تھے۔ اور دھوپ میں پہلے سب کے ساتھ پھر ننھے بچوں کے ساتھ، پھر بڑے لڑکوں میں کھڑے ہو کر فوٹو کھنچوایا۔ اس کے بعد حضور عزیزم محترم نذیر احمد صاحب ایم ایس سی جو کیمسٹری کے استاد ہیں اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں، کے مکان پر تشریف لے گئے۔ سٹاف کے مکان کالج کے احاطے ہی میں ہیں۔ وہاں حضور نے چائے کا کپ نوش فرمایا۔ نذیر صاحب نے باقی حاضرین کی بھی چائے اور ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی۔

محترم امیر صاحب سے مخاطب ہو کر حضور نے فرمایا آپ ان لوگوں کے جوش و خروش کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے ایسا انتظام کریں کہ آج مشن ہاؤس کے افتتاح کے موقع پر تنظیم کے ساتھ سب کا مصافحہ ہو جائے۔ وقت ضائع نہ ہو۔ ضیاعِ وقت کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے وارننگ دی ہے جو تذکرہ میں موجود ہے کہ مسیح کا وقت ضائع نہ ہو گا۔

الحاج حسن عطا صاحب کے تین ننھے بچے بھی ساتھ تھے۔ پیار سے ان سے فرمایا اس وقت آپ میں سے جو سب سے زیادہ کیک کھائے گا میں اسے اپنے ساتھ ربوہ لے جاؤں گا۔ سب سے چھوٹے نے سب سے بڑا ٹکڑا اٹھا لیا۔ فرمایا یہ سب سے بازی لے گیا۔ نیز فرمایا آپ کو ساتھ لے جاؤں گا بشرطیکہ آپ بھی حضرت بلالؓ کی طرح اسی شیریں آواز کے ساتھ اَشْھَدُ کی جگہ اَسْھَدُ کہہ کر اذان دیا کریں۔ الحاج حسن عطا صاحب سے فرمایا سنا ہے آپ کی انگوٹھی گم ہو گئی ہے اگر آپ بارہ نفل ادا کریں اور میرے لئے دعا کریں تو آپ کو ایک اور انگوٹھی دے دوں گا۔

مشن ہاؤس کماسی کا افتتاح

یہاں سے حضور مشن ہاؤس پہنچے۔ راستہ میں احمدیہ روڈ سے ہو کر گزرے۔ ساتھ ہی حکیم روڈ تھی۔ جو حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے منسوب ہے۔ مشن ہاؤس سے ایک میل ادھر احباب اور بہنیں دورویہ حضور کے استقبال کیلئے چشم براہ تھے۔ اھلاً و سھلاً و مرحباً۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ رومال اور دوپٹے اور ہاتھ ہلا ہلا کر سلام عرض کر رہے تھے۔ عجیب روح پرور اور ایمان افروز نظارہ تھا۔ برادرم مکرم مولوی عبدالکریم صاحب جو سارے سفر میں مووی کیمرے اور دوسرے کیمرے سے تصویریں لینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اس شیفتگی اور والہانہ پن کو دیکھ کر جذباتی ہو گئے۔ ہمارے بھی سب کے دل بھر آئے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے حضور تشکر اور ممنونیت کے ساتھ سجدہ ریز ہو گئیں۔ گیارہ بجکر بتیس منٹ صبح (پاکستانی وقت کے مطابق چھ بجکر بتیس منٹ شام) پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشن ہاؤس کا دروازہ چابی سے کھولا۔ اور دعا فرمائی۔ دعا کے بعد حضور مشن ہاؤس کی دوسری منزل پر تشریف لے گئے اور بالکونی میں جہاں سٹیج بنائی گئی تھی تشریف فرما ہوئے نیچے خلقت کا اژدہام تھا۔ پیراماؤنٹ چیف چیفس۔ سرکاری افسر۔ احمدی احباب اور بہنیں اور غیر از جماعت یہاں بکثرت موجود تھے۔ حاضرین کا اندازہ دس سے بارہ ہزار تک ہے

مقامی اخبار اگلے روز حضور کی سیکنڈری سکول کی تقریر اور مشن ہاؤس کے افتتاح کی رپورٹ میں تعداد کو ہندسوں میں لکھنے کی وجہ سے ۸۰۰۰ کی بجائے ۸۰۰ لکھ گیا۔ اگرچہ آٹھ ہزار کی تعداد بھی اصل تعداد سے کم ہے۔ گیارہ بجکر چالیس منٹ پر مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نے قرآنِ پاک کی تلاوت شروع کی۔ اس سے قبل حضور نے ارشاد فرمایا کہ تلاوت قرآن مجید ہونے والی ہے۔ اعلان کیا جائے کہ سب خاموش ہو جائیں۔ تلاوت کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔

حضور نے فرمایا حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے آنے کی غرض کیا تھی؟ آپؑ کے آنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کے اس الہام میں درج ہے کہ یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ۔ آپؑ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم ترین روحانی فرزند ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لاکھوں کروڑوں فرزند ہیں لیکن آپؑ ہی کو ان سب میں سے چنا اور فرمایا میرا سلام ان کو پہنچاؤ۔ یہ تقریر تیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کا ترجمہ مکرم عبدالحکیم صاحب براؤن ساتھ ساتھ کرتے رہے (تقریر کا متن الگ شائع ہو گا) اس تقریر کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی

افتتاحی تقریر کے بعد جماعتوں کی ملاقات شروع ہوئی۔ سخت گرمی اور حبس تھا۔ اتنا حبس کہ دم گھٹتا تھا۔ لیکن ہمارے پیارے آقا نے اس حبس میں اپنے ایک ایک محبوب روحانی فرزند کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ حضرت

سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے مستورات کو شرف مصافحہ بخشا۔ احباب ایک قطار میں سیڑھیوں کے راستے اوپر تشریف لاتے اور دوسری جانب سیڑھیوں سے نیچے اتر کر باہر تشریف لے جاتے۔ ملاقاتیوں میں ناناکوکوفوہین Nana Kokofuhene جو Kokofu کے پیراماؤنٹ چیف ہیں شامل تھے۔ ڈن یاسی کے Denyasi پیراماؤنٹ چیف Nana Danya-sihene نے بھی اپنے آقا سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ یہ پیراماؤنٹ چیف اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔ باقی چیف بھی اپنے اپنے قبائلی لباس میں اپنے عصا برداروں اور مصاحبوں کی معیت میں مصافحے کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور ان کے نام دریافت فرماتے۔ کسی کسی سے گفتگو بھی فرماتے۔ پانچ پانچ چھ چھ سال کے بچے ان سے چھوٹے ننھے منے جو اسلام اور احمدیت کے مستقبل کے ضامن ہیں خصوصی طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت کا مورد بنے۔ حضور نے ہر بچے کو (یہاں بچوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے) سینے سے لگا کر پیار کیا۔ ایک بچہ بھی ایسا نہ تھا جو اس شرف سے محروم رہا ہو۔ بچے اور بڑے سب پسینے سے شرابور تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ قوم جسے دنیا نے نہ جانے کب سے حقارت سے ٹھکرا دیا ہوا ہے مہدی دوراں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو تھام کر عزت کے مقام پر فائز ہو چکی ہے اور آج اسی مہدی معہود علیہ السلام کے نائب اور نافلہ سے ان کا یوم وصل ہے جو ان کے پسینے میں اخلاص کی اور ایمان کی خوشبو سونگھ کر ان کو اپنے محبت اور شفقت بھرے سینے سے لگا کر نہ صرف ان کی عزت افزائی کر رہا ہے بلکہ خود بھی خوش ہو رہا ہے۔ ایک چھوٹے گلاس سے پانی پینے سے ہچکچانے والے اس راز سے ناواقف اور اس کوچے سے ناآشنا ہیں ایک ننھے بچے کو حضور نے پیار سے اٹھایا اور سینے سے لگا کر بوسہ دیا یہ نظارہ دیکھ کر اپنے محبوب اور محبت کرنے والے وجود آقا کے لئے دل سے دعائیں نکلیں۔ احباب اور بہنیں دعا کرتے رہیں کہ حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت تمام مراجعت فرمائے مرکز ہوں۔ تا مرکز کی مہجور روحوں کو شربت دیدار سے شاد کام فرمائیں۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے بھی مستورات سے ماؤں کی سی محبت کے ساتھ ہر ایک کے ساتھ مصافحہ فرمایا۔ دو گھنٹے یہ ملاقات جاری رہی۔ تقریباً ساڑھے تین ہزار مردوں اور ساڑھے چار ہزار کے قریب عورتوں کو شرف زیارت حاصل ہوا۔ دو بجکر پانچ منٹ پر واپسی ہوئی۔ واپسی پر بھی مردوں عورتوں کے ہجوم دیوانہ وار حضور کی کار کے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے۔ اور والہانہ انداز میں اللہ اکبر۔ اللہ اکبر حضرت امیرالمومنین "اوہیں جہ" (زندہ باد) کے نعرے لگا رہے تھے۔ بجے ۱۲ کو تین تقاریر حضور نے فرمائیں شام کو یونیورسٹی ہال میں حضور کی تقریر تھی۔ (اس کی رپورٹ الگ شائع ہوگی)

نوٹ:۔ افتتاح کے موقعہ پر حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے کشف اور تقاریر کی رپورٹ آئندہ قسط میں آئے گی انشاء اللہ۔ مختصراً عرض ہے کہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے عین دعا کے وقت بادلوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بشاش چہرہ نکلتے دیکھا۔ زمین بھی خوشی سے لبریز اور آسمان بھی خوشی سے معمور ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے دست مبارک سے بو کی مرکزی مسجد کا سنگ بنیاد نصب فرمایا

مشن ہاؤس احمدیہ پریس اور احمدیہ سیکنڈری سکول بو کا معائنہ اور تقسیم انعامات

بو کے ٹاؤن ہال اور سکول کے احاطہ میں بہت وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقاریب کا انعقاد

۹ مئی کو حضور بذریعہ موٹر کار فری ٹاؤن سے بو نامی شہر تشریف لے گئے جو وہاں سے ۱۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ راستہ میں متعدد مقامات پر اور بو میں حضور ایدہ اللہ کا نہایت گرمجوشی کے ساتھ والہانہ استقبال ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان اہم دینی اور جماعتی مصروفیات پر مشتمل مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی مرسلہ اطلاعات قبل ازیں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہیں۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اپنے کیبل گرام میں بو میں حضور کی مصروفیات کے ضمن میں اطلاع دی ہے کہ ۱۰ مئی کی صبح کو حضور ایدہ اللہ نے بو کی مرکزی احمدیہ مسجد کا اپنے دست مبارک سے سنگ بنیاد نصب فرمایا حضور ایدہ اللہ کے بعد جن احباب جماعت اور دیگر حضرات کو بنیاد میں اینٹیں رکھنے کا شرف حاصل ہوا ان میں حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری۔ سیرالیون مسلم کانگریس کے لیڈر اور سیرالیون پارلیمنٹ کے ممبر محترم ایم ایس مصطفیٰ، جماعت احمدیہ بو کے پریذیڈنٹ مکرم جناب ساعید و صاحب اور مقامی جماعت کے جنرل سیکرٹری مکرم الحاج محمد لونگے شامل ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی اپنے دست مبارک سے بنیاد میں ایک اینٹ نصب فرمائی۔ آپ کے بعد لجنہ اماء اللہ بو کی صدر صاحبہ محترمہ نے بھی بنیاد میں ایک اینٹ رکھی۔ سنگ بنیاد کی تقریب میں حضور ایدہ اللہ نے حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے مساجد کی اہمیت اور اسلامی معاشرہ میں ان کے انقلاب انگیز اثر پر بہت بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ مساجد جن کی بنیاد تقوےٰ پر ہو بنی نوع انسان کے درمیان باہمی اخوت اور مساوات کی عظیم علامت ہوتی ہیں وہ اس امر کی آئینہ دار ہوتی ہیں کہ سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور بحیثیت انسان برابر

بعد ازاں حضور بو کے احمدیہ مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور نے جماعت کا اپنا چھاپہ خانہ بھی دیکھا اور وہاں مشینیں وغیرہ ملاحظہ فرما کر طباعت کے انتظام اور کارکردگی کا جائزہ لیا۔

اسی روز جماعت احمدیہ بو نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں ٹاؤن ہال میں وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ اس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سرکردہ اصحاب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعض اکابر اور معززین نے فری ٹاؤن سے بو پہنچ کر استقبالیہ تقریب میں شرکت کی اور حضور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

۱۱ مئی کو بو کے ریذیڈنٹ منسٹر مائیلے ویمبر نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ بعدہٗ حضور بو کے احمدیہ سیکنڈری سکول کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ سکول کو بہت خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ حضور کی تشریف آوری کے موقع پر لواجے بو اور جورو ہر دو مقامات کے احمدیہ سیکنڈری سکولوں کے طلباء بھی خاصی تعداد میں بو کے احمدیہ سیکنڈری سکول میں آئے ہوئے تھے۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ کی زیارت اور ارشادات سے مستفیض ہونے کا شرف حاصل کر سکیں۔ حضور نے سکول کی لائبریری اور سائینس کی لیبارٹریز کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ کی صدارت میں سکول کی تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ پہلے سکول کے پرنسپل صاحب نے ممبران سٹاف اور طلباء کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ حضور نے فٹ بال اور سافٹ بال کی چیمپئن ٹیموں نیز تعلیمی امتحانوں میں امتیاز حاصل کرنے والے ہونہار طلباء میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور پھر انہیں زریں نصائح سے سرفراز فرمایا۔

بو میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قرب و جوار اور ملک کے دور دراز مقامات سے احباب اپنے آقا کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے تھے۔ انہوں نے احمدیہ سیکنڈری سکول کے احاطہ میں جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرنے کی سعادت حاصل کی تقریب کے آغاز میں پہلے لواجے بو اور جورو کے احمدیہ سیکنڈری سکولوں کے بچوں نے عربی اور انگریزی زبانوں میں استقبالیہ ترانے خوش الحانی سے گا گا کر اور حضور کی تشریف آوری پر غایت درجہ خوشی کا اظہار کر کے بہت والہانہ انداز میں حضور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد جماعتہائے احمدیہ سیرالیون کے پریذیڈنٹ پیراماؤنٹ چیف گامانگا صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔

ایڈریس کے جواب میں حضور نے ایک بصیرت افروز اور پر معارف تقریر ارشاد فرمائی حضور نے موجودہ زمانہ کی معاشرتی برائیوں اور ان میں سے بھی علی الخصوص انسان اور انسان کے مابین عدم مساوات سماجی ناانصافی اور تعلق باللہ سے عدم توجہی پر تفصیل سے روشنی ڈالی

(باقی اگلے صفحہ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فری ٹاؤن کے قریب ایک نئی مسجد کا افتتاح فرمایا

سیرالیون مسلم کانگریس کی طرف سے حضور کے اعزاز میں ایک وسیع استقبالیہ تقریب کا انعقاد

بو نامی شہر میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر احبابِ جماعت کی طرف سے پُرجوش و والہانہ استقبال

شمالی، جنوبی اور مشرقی صوبوں کے احباب کی دیوانہ وار آمد۔ محبّت و اخلاص اور فدائیت کے پُرکیف نظارے

جیسا کہ احباب کو معلوم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آجکل مغربی افریقہ کے ایک اور اہم ملک سیرالیون کا تبلیغی دورہ فرما رہے ہیں۔ حضور سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں ۵ مئی کو وارد فرما ہوئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کے متعلق ۷ مئی تک کی اطلاعات قبل ازیں شائع ہو چکی ہیں۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے ۸ اور ۹ مئی کی مصروفیات کے متعلق جو کیبل گرام موصول ہوئے ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ ۸ مئی بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فری ٹاؤن کے مضافات میں لسٹر نامی مقام پر ایک نئی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ یہ مقام یونیورسٹی کے قریب ہے اور یہ مسجد ایک پہاڑی کی چوٹی پر رضاکارانہ خدمت اور وقارِ عمل کے نہایت خوشکن اور قابلِ قدر جذبہ کے ماتحت تعمیر کی گئی ہے۔

اس روز حضور ایدہ اللہ نے فری ٹاؤن میں نمازِ جمعہ پڑھائی اور ایمان باللہ کے ثمرات پر ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایمان اور اس کی بغیر محدود طاقتوں اور صفات کا حقیقی عرفان ہی دائمی خوشی اور خوشحالی کا سرچشمہ ہے۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ حضور نے اس نئی مسجد کا نام جماعتِ احمدیہ کے جانباز مجاہدِ اسلام مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے نام پر

"مسجد نذیر علی"

رکھا ہے۔ محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم سالہا سال تک گھانا اور سیرالیون میں تبلیغ اسلام کا فریضہ نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ ادا کرتے رہے تھے۔ آپ نے تمام عمر تبلیغ کے میدان میں ہی بسر کی اور خدمت و فدائیت کی بہت اعلیٰ مثال قائم کی اور بالآخر ۱۹۵۵ء میں سیرالیون میں ہی وفات پا کر شہادت کا مرتبہ پایا۔ آپ سیرالیون میں ہی مدفون ہیں۔

۸ مئی کو بوقت سہ پہر سیرالیون مسلم کانگریس نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں بہت وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں مسلم کانگریس کے سربرآوردہ حضرات کے علاوہ دیگر معززین بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر مسلم کانگریس کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس میں سیرالیون میں اسلام کی سربلندی اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود سے متعلق احمدی مبلغینِ اسلام کی عظیم الشان خدمات کا اعتراف کر کے انہیں بہت سراہا گیا۔ اور اس طرح حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بصد ادب و احترام خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔

حضور نے ایڈریس کے جواب میں ایک نہایت ہی مؤثر اور دلوں کو گرما دینے والی تقریر ارشاد فرمائی۔ جس میں حضور نے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ احمدیت دیگر ادیان کا کامیاب مقابلہ کر کے دنیا میں اسلام کو سربلند کرنے کا نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ اور یہ کہ احمدیت حقیقی اسلام کا ہی دوسرا نام ہے۔ حضور نے احمدیت کے اصل مقصد کو واضح کرتے ہوئے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کرنے اور اس پیروی اور اتباع کی بیشمار عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہو کر خدائی افضال و انعامات کا وارث بننے کی اہمیت کو بہت بصیرت افروز پیرایہ میں واضح فرمایا۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ نے مسلم کانگریس کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے دو طلباء کو پاکستان میں تعلیم دلوانے اور ان کے تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کی پیشکش فرمائی۔

ریڈیو سیرالیون نے حضور ایدہ اللہ کے خطبۂ جمعہ اور حضور کے اعزاز میں مسلم کانگریس کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ کی خبروں کو خاص اہتمام سے نمایاں طور پر نشر کیا۔

۹ مئی بروز ہفتہ حضور ایدہ اللہ فری ٹاؤن سے بذریعہ موٹر کار بو نامی شہر روانہ ہوئے۔ یہ شہر فری ٹاؤن سے مشرق کی جانب قریباً ۱۷۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور جنوبی صوبہ کا بہت اہم شہر شمار ہوتا ہے۔ راستہ میں دو مقامات پر وہاں کے مقامی احمدیوں اور دیگر احباب نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ وہ حضور کی زیارت کا شرف حاصل کرنے اور حضور کا خیر مقدم کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کی خاطر راستہ میں جمع ہو کر پہلے ہی حضور کی تشریف آوری کے لئے چشم براہ تھے۔ انہوں نے جھوم جھوم کر استقبالیہ نظمیں اور اشعار خوش الحانی سے پڑھ پڑھ کر اور غایت درجہ خوشی کا اظہار کر کے حضور انور کا استقبال کیا۔

جماعت احمدیہ بو کے مخلص و فدائی احباب اپنی اس خوش بختی پر ناز کرتے ہوئے کہ ان کا جان و دل سے عزیز آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا موعود نافلہ خلیفۂ ثالث ایدہ اللہ ہزاروں میل کا سفر کر کے انہیں اپنی زیارت سے شادکام کرنے ان کے شہر میں وارد فرما ہو رہا ہے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اور شہر سے سات میل کے فاصلہ پر جمع ہو کر دیدہ و دل فرشِ راہ کئے حضور کی تشریف آوری کا انتظار کرنے لگے۔ اس طرح انہیں اپنے آقا کا بہت گرمجوشی کے ساتھ پُرخلوص و پُرتپاک خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

اُدھر شمالی، جنوبی اور مشرقی صوبوں کے مختلف مقامات کے احمدی احباب حضور ایدہ اللہ کی زیارت سے مشرف ہونے اور حضور کے استقبال کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے سپیشل بسوں کے ذریعہ دیوانہ وار بو نامی شہر کی طرف کھنچے چلے آئے تھے۔ وہ شہر کے وسط سے لے کر ایوانِ حکومت (جہاں حضور نے قیام فرمانا تھا) تک ڈیڑھ میل راستہ کے دونوں طرف قطار در قطار کھڑے اس حال میں حضور کا انتظار کر رہے تھے کہ بڑے بڑے جھنڈے اور خیر مقدمی قطعات انہوں نے ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے تھے۔ جونہی حضور کی موٹر کار اور قافلہ کی دوسری کاریں انہیں نظر آئیں وہ فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے اور انہوں نے بلند آواز میں

یا امیر المومنین اھلاً و سھلاً و مرحباً

کہہ کہہ کر بہت والہانہ انداز میں حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے ازراہِ شفقت انہیں شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔

حضور کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت ان ایام میں پورے تعہد اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے سفر و حضر میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد احمد صاحب اور دیگر اہلِ قافلہ کا حافظ و ناصر رہے اور حضور مغربی افریقہ میں اسلام کا بول بالا کرنے اور نہایت کامیابی سے غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرنے کے بعد بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں

آمین اللّٰھم آمین

بو کی مرکزی مسجد کا سنگِ بنیاد (بقیہ)

حضور نے واضح فرمایا کہ اسلام اور احمدیت کو چھوڑ کر دنیا کا کوئی دوسرا مذہب یا ازم بنی نوعِ انسان کو ان برائیوں سے نجات نہیں دے سکتا۔ ان کا علاج حقیقی اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل پیرا ہونے میں ہی مضمر ہے۔

بو میں جماعت احمدیہ کا مضبوط مشن، ایک نہایت مخلص جماعت نیز احمدیہ سیکنڈری سکول اور دیگر جماعتی ادارے ہی قائم نہیں بلکہ اس شہر کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ احمدیت کے جانباز مجاہد حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم و مغفور جنہوں نے ان علاقوں میں اسلام پھیلانے اور لوگوں کو اسلام کا والہ و شیدا بنانے میں اپنی جان کی بازی لگا دی تھی اور ۱۹۵۵ء میں یہیں وفات پائی تھی وہ اسی شہر میں مدفون ہیں اور ان کا مزار زبانِ حال سے یہ اعلان کر رہا ہے اور ہمیشہ کرتا رہے گا کہ ؎

ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

۱۱ مئی کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بو کے اس قبرستان میں تشریف لے گئے جہاں حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم و مغفور مدفون ہیں۔ حضور نے ان کے مزار پر دعا کی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ غانا کی مختصر رپورٹ

مرسلہ مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج غانا

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی اطلاع ملنے پر مجلس عاملہ جماعتہائے احمدیہ غانا نے غانا کے انتظامات کے لئے مختلف اجلاس بلا کر دورہ سے کما حقہٗ برکات حاصل کرنے کے لئے متعدد فیصلہ جات کئے۔ مرکز کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار نے ایک انتظامیہ کمیٹی کا تقرر کیا جس میں مندرجہ ذیل ممبران مقرر ہوئے۔

۱۔ عطاء اللہ کلیم ۲۔ الحاج مرزا لطف الرحمٰن صاحب ۳۔ الحاج محمد آرتھر ۴۔ الحاج جی سی عطا۔ ۵ مکرم عبد اللہ اسحٰق صاحب

انتظامیہ کمیٹی نے اس سلسلہ میں باقاعدگی اور ہنگامی اجلاسوں میں انتظامات کی تکمیل میں کما حقہ کوشش کی۔

پبلسٹی

حضور انور کے دورہ کے متعلق عوام کے ہر فرد تک اطلاع پہنچانے کے لئے چار مرتبہ ٹیلیویژن پر حضرت اقدس کی بڑی تصویر کے ساتھ خبر نشر کی گئی کہ جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا ۱۸ کو دس بجے اکرا کے ہوائی اڈہ پر تشریف لائیں گے

۲۔ غانا کی مشہور پانچ زبانوں میں یعنی DAGBANI-GA - AKAN - HOUSA اور انگلش میں تین متواتر اعلانات ریڈیو غانا سے کروائے گئے

۳۔ ملکی پریس میں حضور انور کے فوٹو کے ساتھ آپ کے دورہ کی خبر شائع کی گئی چنانچہ گھانین ٹائمز Ghanian Times اور ڈیلی گرافک Daily Graphic دونوں کثیر الاشاعت روز ناموں کے علاوہ The Echo ہفتہ وار اخبار میں بھی حضور انور کے فوٹو کے ساتھ دورہ کی خبر شائع کروائی گئی۔

۴۔ لوکل مرکز کی طرف سے چار صفحات کا عمدہ کاغذ کا پمفلٹ ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے عوام و خواص تک پہنچایا گیا۔ اس میں فرنٹ صفحہ پر حضور انور کا فوٹو اور دوسرے اور تیسرے صفحہ پر حضور کی حیات طیبہ کا نقشہ اور آخری صفحہ پر حضور کے دورۂ غانا کا پروگرام شائع کیا گیا۔

۵۔ مرکزی مبلغین اور سرکٹ مبلغین نے اپنے اپنے علاقوں کا دورہ کر کے حضور انور کی ملاقات اور دورہ کی برکات سے کما حقہٗ استفادہ کی طرف توجہ دلائی۔

خاکسار نے بحیثیت امیر اور مبلغ انچارج کے ملک کی جماعتوں کی تعداد کے لحاظ سے بڑے بڑے پانچ ریجنوں میں خود دورہ کر کے اس دورہ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ نیز وسطی ریجن کے مختلف سرکٹوں بلکہ دیہاتوں میں جا کر دورہ کی اہمیت بیان کی۔

۶۔ برونگ اہافو ریجن کی ریجنل کمیٹی نے بھی چار صفحہ کا پمفلٹ حضور اقدس کے فوٹو، حیات طیبہ اور ریجن میں حضرت کے پروگرام کے ساتھ شائع کر کے تقسیم کیا۔

۷۔ اشانٹی ریجن کی ریجنل کمیٹی نے ایک پوسٹر حضرت اقدس کے فوٹو کے ساتھ شائع کر کے تعلیم یافتہ احباب کو خصوصاً اور دیگر احباب کو عموماً حضرت اقدس کے کماسی یونیورسٹی آف سائینس اینڈ ٹیکنالوجی میں ہونے والے لیکچر میں شمولیت کی دعوت دی۔

۸۔ خاکسار نے انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر B. A. Yakuba سے ملاقات کر کے حضور انور کے دورہ سے آگاہ کیا اور پروگرام دیا جس پر انہوں نے پولیس کی طرف سے سرکلر تمام پولیس اسٹیشنوں کو ارسال کیا جہاں حضور انور نے کسی تقریب میں شامل ہونا تھا یا جس سڑک سے آپ نے سفر کر کے شہر یا قصبہ میں جانا تھا۔ علاوہ ازیں انہوں نے ایک احمدی انسپکٹر آف پولیس Abdullah Amamoo کو حضور انور کے ایام دورۂ غانا کے لئے سیکیورٹی آفیسر مقرر کیا کہ وہ ہر وقت حضور انور کے ساتھ رہے

اشاعت البم

حضور اقدس کے دورۂ غانا کے پیش نظر یہ بھی فیصلہ خاکسار نے کیا کہ اس موقع پر "غانا میں احمدیت" کی ایک البم تیار کر کے شائع کی جائے۔ جس میں غانا مشن کی گذشتہ ۴۹ سال کی تاریخ اور مساعی کو تصویری زبان میں شائع کیا جائے۔ خاکسار کی تجویز کی مجلس عاملہ جماعتہائے احمدیہ غانا نے متفقہ طور پر تائید کی چنانچہ مبلغین کے تعاون خصوصاً الحاج مرزا لطف الرحمٰن صاحب کی مدد سے البم شائع ہوئی جو سکیصد صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں چاصد کے قریب مساجد۔ مشن ہاؤسز۔ تبلیغی لٹریچر۔ سکولز جماعتی کانفرنسوں۔ دورہ جات وکیل التبشیر، مبلغین وزیٹرز وغیرہ کی تصاویر شائع کی گئیں۔ غیروں کی آراء جماعت کی خدمت اسلام کے متعلق بھی پیش لفظ میں شائع کی گئی ہیں۔ نیز احمدیت کے مستقبل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو شائع کیا گیا۔ جب خاکسار نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں البم پیش کی تو حضور نے دیکھتے ہی ماشاء اللہ فرمایا۔ الحمد للہ

استقبال ایرپورٹ

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے اٹھارہ اپریل کی صبح کے سات بجے ہی مختلف ریجنوں کے نمائندگان اکرا کے ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے جن میں سب سے بڑی تعداد وسطی اور مغربی ریجن کے احمدی احباب و خواتین کی تھی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوائی جہاز سے نکلے دس ہزار احباب نے اھلاً و سھلاً و مرحباً بیک آواز کہا اور السلام علیکم عرض کیا۔ نیز فضا میں نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام ترقی کرے۔ احمدیت ترقی کرے۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے دیر تک گونجتے رہے

حضور انور کو ہوائی جہاز سے اترتے ہوئے ملنے کے لئے وزیر مواصلات و ٹرانسپورٹ Haroona Esseku اور وزیر ریاست برائے پارلیمانی امور B. K. Adma اور ڈائرکٹر Civil Aviation خاکسار اور انتظامیہ کمیٹی کے ممبران ساتھ موجود تھے

حضور انور کے لئے سٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن سے اعلیٰ درجہ کی ایئر کنڈیشن کار لی گئی تھی جس پر احمدیت کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ حضور اس میں بیٹھ کر V.I.P. ہال کی طرف گئے جہاں مندرجہ بالا وزراء اور دیگر افسران حکومت سے مصروف گفتگو رہے۔ اور ٹیلیویژن۔ ریڈیو غانا، غانا نیوز ایجنسی۔ ڈیلی گرافک کے نامہ نگار اور فوٹوگرافرز تصاویر اور خبریں لیتے رہے

یہاں سے حضور انور ہوائی اڈہ کے باہر کے وسیع میدان میں تشریف لائے جہاں ہوائی اڈہ سے باہر فوری طور پر آ کر دس ہزار مرد و زن لائنوں میں ترتیب سے کھڑے تھے۔

اس موقع پر اشانٹی اور برونگ اہافو نیز اپر ریجنز کے نمائندگان کے علاوہ اکرہ اور مشرقی ریجنز کی تمام جماعتیں اور سنٹرل اور مغربی ریجنز کے مندرجہ ذیل سرکٹوں کی جماعتیں اپنے اپنے جھنڈوں کے ساتھ کھڑی تھیں

AKIM. GOMOA. AGONA
ABURA MANKASM. TWIFU
ASIN EKUMFI AHANTA
ENYAN BREMA PRASU
TARKWA MANKRONG JUNCTION
ASIKUMA

یہاں حضرت اقدس نے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی دعا دی۔ حضور ایک پیرامونٹ چیف آف منکسم کی بہت بڑی چھتری کے نیچے کھڑے تھے۔ یہاں ممبران ایگزیکٹو کونسل۔ ریجنل و سرکٹ مبلغین۔ ریجنل کمیٹیز ممبران اور جماعتوں کے لوکل رؤسا (یعنی صدر صاحبان) اور سرکٹ رؤسا اور دیگر اکابرین جماعت نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ اور اس دوران فضا اسلامی نعروں سے گونجتی رہی۔

یہاں سے حضور انور اور افراد قافلہ سٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی آرام دہ کاروں میں ہوٹل کی طرف روانہ ہوئے۔ لوائے احمدیت حضور کی کار پر لہرا رہا تھا۔

بنیاد مسجد اکرا

شام کو پانچ بجے احمدیہ مسجد اکرا کی بنیاد کی تقریب احمدیہ مشن ہاؤس کے وسیع احاطہ میں خوبصورت سٹیج اور جھنڈیوں سے آراستہ جھنڈیوں کے نیچے منعقد ہوئی۔ پانچ ہزار سے زائد احمدی، غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب نے شرکت کی جن میں پاکستان کے ہائی کمشنر مقیم غانا ہز ایکسی لینسی جناب علی ارشد صاحب۔ سفیر مالی مقیم غانا ہز ایکسی لینسی السید محمود۔ سیکرٹری بھائی سفیر غانا اور دیگر سرکاری افسران شامل تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ اور دعا کے بعد حضور اس جگہ تشریف لے گئے جہاں بلاک رکھا تھا۔ حضور انور نے اپنے ہاتھ سے سیمنٹ ریت بجری ملا کر بنیاد میں رکھا اور پھر دعا کرتے ہوئے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم بلاک رکھا جس کے بعد مکرمی محترمی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر۔ پاکستانی ہائی کمشنر ہز ایکسی لینسی علی ارشد صاحب۔ سفیر مالی ہز ایکسی لینسی السید محمود۔ خاکسار عطاء اللہ کلیم امیر جماعت احمدیہ غانا۔ الحاج محمد آرتھر ریجنل صدر اکرا ریجن نیز مبلغین نے مجموعی طور پر ایک ایک بلاک حضرت اقدس کے ارشاد پر نصب کئے جس کے بعد پھر حضور انور نے دعا فرمائی دعا کے بعد حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس تشریف لے گئے جہاں مجلس علم و عرفان ہوئی اور اسی اثناء میں ممبران وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر احاطہ مشن ہاؤس میں صفوں میں نماز کے لئے بیٹھ گئے۔ حضور اقدس نے مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں اس کے بعد ہوٹل تشریف لے گئے

۱۹ اپریل بروز اتوار تمام دن احمدی اور غیر از جماعت احباب نے حضور انور سے ہوٹل میں آکر ملاقات کی۔ ان میں B. K. Adama وزیر ریاست برائے پارلیمانی امور بھی شامل تھے جن سے حضور نے شمالی غانا کے مسلم علاقہ کی ترقی کے متعلق جن میں ہسپتالوں اور سکولوں کا قیام بھی تھا گفتگو فرمائی۔

استقبالیہ دعوت

اسی روز شام کو ایمبسڈر ہوٹل میں ہی جماعت غانا کی طرف سے حضور انور کو استقبالیہ پارٹی دی گئی جس میں لیڈران مذاہب میں سے Moderator Presbyterian church of Ghana جنرل سیکرٹری کرسچین کونسل آف غانا۔ جنرل منیجر پریس بائی ٹیرین ایجوکیشنل یونٹ کے علاوہ پاکستانی ہائی کمشنر مقیم غانا۔ سفیر مالی مقیم غانا۔ سفیر زیچوسلاویکیہ مقیم غانا۔ آنریبل حمانا نی ڈپٹی منسٹر وزارت زراعت۔ کونسل سٹیٹ کے ایک ممبر اور دیگر سرکاری افسران اور نامور شخصیتیں شامل ہوئیں۔ کل تعداد تین صد افراد کو بلایا گیا تھا۔ حضور انور نے مختلف طبقات کے افراد سے گھل مل کر گفتگو فرمائی۔

عشائیہ

اسی رات کو پاکستانی ہائی کمشنر مقیم غانا نے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ اور افرادِ قافلہ کے اعزاز میں پاکستان ہاؤس میں عشائیہ دیا۔ جس میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ بھی محترمہ مسز علی ارشد صاحبہ کے ساتھ علیحدہ شامل دعوت ہوئیں۔ جہاں قائمقام سفیر مراکو کی بیگم صاحبہ۔ اہلیہ صاحبہ عطاء اللہ کلیم۔ اہلیہ صاحبہ الحاج مرزا لطف الرحمٰن صاحب بھی شامل ہوئیں۔

عشائیہ میں سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ، ہائی کمشنر صاحب۔ سفیر مالی اور قائمقام سفیر مراکو کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے

ملاقات ہیڈ آف دی سٹیٹ

بیس اپریل بروز پیر حضرت اقدس ایدہ اللہ حکومت غانا کے صدر بریگیڈیر کے اے افریفا کی ملاقات کے لئے ان کے آفس Osu Castle میں تشریف لے گئے۔ حضور انور کے ہمراہ مکرمی محترمی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ و وکیل التبشیر۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر۔ آنریبل شانی حمانا ڈپٹی منسٹر وزارت زراعت۔ الحاج محمد آر ہیر صدر جماعت غانا اور خاکسار عطاء اللہ کلیم کے علاوہ مولوی عبدالکریم صاحب تھے۔ گیٹ پر فوجی سپاہیوں نے حضور کو فوجی سلام کیا۔ صحن سے دو منزلہ عمارت کی سیڑھیوں تک سرخ کارپٹ جو مختلف ممالک کے صدر صاحبان یا وزراء اعظم۔ سفراء اور ہائی کمشنرز کے لئے بچھایا جاتا ہے بچھایا گیا تھا۔ حضور انور مع افرادِ وفد استقبالیہ ہال میں تشریف فرما ہوئے جہاں صدر حکومت کی وزیٹر بک حضور انور کے سامنے پیش کی گئی۔ حضور نے اس پر دستخط فرمائے جس کے بعد افرادِ وفد نے بھی باری باری دستخط کئے۔

اس کے بعد پرنسپل سیکرٹری صدارتی کمیشن حضور انور اور افرادِ وفد کو چیرمین صدارتی کمیشن کے پاس لے گیا۔ جہاں اس نے خاکسار کا تعارف کرایا اور اس کے بعد خاکسار نے چیرمین صدارتی کمیشن بریگیڈیر کے اے افریفا اور ڈپٹی چیرمین صدارتی کمیشن Mr. J. W. K. Harley ریٹائرڈ انسپکٹر جنرل پولیس سے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ۔ مکرمی محترمی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ اور دیگر افرادِ وفد کا تعارف کرایا۔ جس کے بعد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ اور صدر کمیشن ایک صوفے پر بیٹھ کر گفتگو فرماتے رہے۔ گفتگو کے دوران حضرت اقدس نے اسلامی تعلیم کے بعض فضائل بیان فرمائے جس کے بعد حضور انور نے صدر صدارتی کمیشن کو چاندی کا ایک ٹی سیٹ تحفۃً عطا فرمایا اور مکرمی محترمی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ڈپٹی چیرمین صاحب کو تحفہ پیش کیا جس کے بعد حضور نے وہاں کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی جس کا صدر اور ڈپٹی صدر نے شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد حضور انور واپس ہوٹل میں تشریف لے گئے

روانگی برائے کماسی

تقریباً ساڑھے گیارہ بجے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ مع افرادِ قافلہ و ممبران انتظامیہ کمیٹی اکرا سے کماسی کے لئے چھ کاروں کے قافلہ میں روانہ ہوئے۔ حضور انور کی کار سب سے آگے ایک کار میں دو افراد قافلہ کے علاوہ ہمارے ایک احمدی دوست انسپکٹر آف پولیس عبد اللہ اماموArdallah Amamoo تھے جن کو انسپکٹر جنرل آف پولیس نے حضور انور کے خاص محافظ کے طور پر ۱۸ سے ۲۷ بجے تک متعین کیا ہوا تھا۔ اکرہ سے کماسی جاتے ہوئے جس کار یا لاری وغیرہ کو محافظ خاص Overtake کرتا اس کو اشارہ سے گاڑی کھڑی کرنے کی ہدایت کرتا جس پر گاڑی ٹھہر جاتی یہاں تک کہ حضرت اقدس اور افرادِ قافلہ کی کاریں گزر جائیں۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ کی کار پر لوائے احمدیت باقاعدہ لہرا رہا تھا جس علامت کی وجہ سے بعض سامنے سے آنے والی گاڑیاں بھی رک جاتیں یہاں تک کہ حضور اور افرادِ قافلہ کی کاریں گزر جاتیں۔

ظہرانہ

بیس اپریل کو اکرہ سے بائیس میل دور دورانِ سفر Aburi میں جہاں Botanical باغات ہیں حضور انور نے پڑاؤ کیا۔ ظہرانہ خدام کے ہمراہ کھایا۔ اور ظہر و عصر کی نمازیں حضرت اقدس کی امامت میں ادا کی گئیں یہاں حضور نے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے تھوڑی دیر سے چہل قدمی کی۔ نیز حضور نے بعض تصاویر اپنے کیمرہ سے لیں۔

آمد کماسی

Aburi سے حضرت اقدس روانہ ہو کر شام کے سات بجے کماسی شہر کی حدود میں داخل ہوئے۔ کماسی کے سو ڈیڑھ سو افراد شہر سے گیارہ میل دور Ejisu قصبہ میں قافلہ کے استقبال کے لئے بسوں اور ایک Van کے ساتھ حاضر تھے۔ جونہی حضور انور کی کار ان کے درمیان پہنچی انہوں نے اسلامی نعروں سے استقبال کیا۔ اور اس کے بعد Van جس پر لاؤڈ سپیکر نصب تھا کاروں کے قافلہ کے فرنٹ پر چلتے ہوئے حضرت اقدس کی آمد کا اعلان کر رہی تھی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث زندہ خدا کا نشان تشریف لائے ہیں ان کی دعائیں اور برکت حاصل کریں۔ یہ اعلان انگریزی اور Twi زبان میں باقاعدہ کیا جا رہا تھا۔ اعلان کے نتیجہ میں سڑک کے دونوں طرف مرد خواتین اور بچے بھاگ بھاگ کر جمع ہو رہے تھے کہ حضور انور کے بابرکت وجود کو ایک نظر دیکھ سکیں

ممبران انتظامیہ مع بروننگ اہا فو نمائندگان احمدیہ سیکنڈری سکول کو جانے والی سڑک پر ایک میل راستہ پر دونوں طرف کھڑے تھے اور اسلامی نعروں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ کا استقبال کر رہے تھے۔ سیکنڈری سکول میں پانچ ہزار افراد نے حضرت اقدس کا استقبال کیا۔ احمدیہ سیکنڈری سکول سے حضرت اقدس ایدہ اللہ اپنی رہائش گاہ کماسی سٹی ہوٹل میں تشریف لے گئے

ایڈریس احمدیہ سیکنڈری سکول

اکیس اپریل کو حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ مع مکرمی محترمی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر اور دیگر افرادِ قافلہ صبح ۹½ بجے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے سٹاف اور طلباء کو ایڈریس کرنے کے لئے ہوٹل سے روانہ ہوئے۔ گزشتہ شب کی طرح سکول کو جانے والے ایک میل کے راستہ پر ممبران مرد و خواتین سڑک کے دونوں طرف کھڑے اسلامی نعروں سے فضا میں گونج پیدا کر رہے تھے۔ اپنے ممبران کے ساتھ سیکنڈری سکول کی تعداد میں مسلم اور غیر از جماعت افراد بھی حضور کے بابرکت وجود کو دیکھنے کے لئے چشم براہ تھے۔ احمدیہ سیکنڈری سکول میں ممبران سٹاف ایک لائن میں کھڑے تھے۔ خاکسار عطاء اللہ کلیم چیئرمین بورڈ آف گورنرز احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی نے Mr Abdullah K Boateng ہیڈ ماسٹر احمدیہ سیکنڈری سکول کا حضور انور سے تعارف کرایا۔

حضور انور نے عبد اللہ بوٹنگ صاحب سے فرمایا میں آج سے آپ کا نام تبدیل کرتا ہوں آپ کا نام اب عبد اللہ ناصر ہے

مکرم عبد اللہ ناصر صاحب نے اس کے بعد تمام ممبران سٹاف کا حضور انور سے تعارف کرایا اور خاکسار عطاء اللہ کلیم نے مکرمی محترمی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر سے ممبران سٹاف کا باری باری تعارف کرایا۔

ممبران سٹاف سے تعارف کے بعد حضرت اقدس اس ہال میں تشریف لے گئے جہاں طلبہ اور سٹاف کو ایڈریس کرنا تھا۔ تمام طلباء ہال سے باہر لائنوں میں کھڑے تھے حضور انور تمام طلباء کو شرفِ مصافحہ بخشنے اور برکت دینے کے لئے ہال کے اندر کھڑے ہوئے اور تمام طلباء باری باری ہال میں داخل ہو کر حضور انور سے مصافحہ کر کے اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے

ممبران سٹاف میں دو عیسائی خواتین بھی تھیں۔ ممبران سٹاف سے ملتے وقت ان کو السلام علیکم کا مبارک تحیہ آپ نے دیا۔ لیکن اسلامی تعلیم کے مطابق اور سنتِ نبویؐ کے ماتحت آپ نے ان سے مصافحہ نہیں فرمایا۔ یہ دونوں خواتین جب ہال میں آ کر ممبران سٹاف کی سب سے پچھلی کرسیوں پر بیٹھ گئیں تو حضور انور نے شفقت سے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ ان دونوں خواتین ممبران سٹاف کو سب سے پہلی لائن کی کرسیوں پر جگہ دی جائے۔ چنانچہ حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں ان کو سامنے کی کرسیوں پر جگہ دی گئی جس کا ان خواتین پر حقوق نسواں کی پاسداری دیکھ کر گہرا اثر ہوا۔

تمام ممبرانِ سٹاف جن کی تعداد اکتیس (۳۱) تھی اور تمام طلبہ جن کی تعداد پانچ صد پچاسی (۵۸۵) تھی سے مصافحہ کے بعد حضور کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ اور خاکسار کو پروگرام عطا فرمایا کہ تلاوت کرنے والے دوست کو بلاؤں۔ چنانچہ مسٹر ابراہیم سعید عربک ٹیچر نے تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد خاکسار نے ایکٹنگ ہیڈ ماسٹر مسٹر عبد اللہ ناصر کو مختصر تقریر کے لئے بلایا اور انہوں نے سکول کی مختصر تاریخ اور رپورٹ پیش کی۔ اور حضور انور کی تشریف آوری پر اپنے جذباتِ مسرت کا اظہار کیا۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد ایک مبسوط تقریر فرمائی

جس میں حصولِ تعلیم کے متعلق اسلامی نظریہ کو احادیث، قرآن پاک اور الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں موثر طریق پر پیش فرمایا۔ اطلبوا العلم ولو کان بالصین - ربّ زدنی علماً - ربّ ارنی حقائق الاشیاء۔

آپ نے گو تمام مساعی کو بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلائی۔ مگر کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس پر توکل پر زور دیا کہ کامیابی اس کے فضل پر موقوف ہے۔ تمام علوم کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لئے جب آپ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے بیٹے بن جاؤ گے تو آپ کو اللہ تعالیٰ بہتر سائنسدان۔ بہتر محقق اور بہتر تعلیم یافتہ بنا دے گا۔ آپ نے اس سلسلہ میں مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر عالمی عدالت اور پروفیسر عبدالسلام صاحب کا بھی ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کس مقام و مرتبہ پر پہنچایا ہے۔

اس مفصّل تقریر کے بعد حضرت اقدس نے لمبی دعا فرمائی۔ جس کے بعد حضور انور پہلے ممبران سٹاف کے گروپ فوٹوگراف میں شامل ہوئے اور اس کے بعد ممبران سٹاف۔ تمام طلباء کے گروپ فوٹو میں شامل ہوئے۔ حضور انور نے بعد ازاں کمال شفقت اور تلطف سے کرسی سے اٹھ کر طلبہ کے درمیان میں جا کھڑے ہوئے اور اس طرح پر ایک فوٹو لیا گیا۔

مصروفیات حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

جب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ سیکنڈری سکول میں تقریر فرما رہے تھے حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کماسی مشن ہاؤس کے پاس دو تین ہزار احمدی عورتوں کو مصافحہ کا شرف بخش رہی تھیں۔ اور عورتوں کا اپنے پیارے امام کی رفیقۂ حیات سے اخلاص اور محبت احمدیت کی صداقت اور اسلامی مودّت کا نمونہ پیش کر رہے تھے۔

افتتاح کماسی مشن ہاؤس

احمدیہ سیکنڈری سکول سے فراغت کے بعد حضرت اقدس ایدہ اللہ احمدیہ مشن ہاؤس کماسی کی دو منزلہ خوبصورت عمارت کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں ہزاروں ممبران اور غیر از جماعت نیز غیر مسلم نامور ہستیوں، پیراماؤنٹ چیفس اور چیفس نے حضور انور کا استقبال کیا اور فضا اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ الحاج حسن عطاء ریجنل صدر جماعت احمدیہ اشانٹی ریجن۔ (جن کی زیر نگرانی نیا مشن ہاؤس تعمیر ہوا) کے بچے جلال نے ریشمی گدے پر حضور انور کو مشن ہاؤس کی چابی پیش کی اور حضور نے مشن ہاؤس کا دروازہ کھولا۔ جبکہ نمائندگان پریس اور فوٹوگرافر تصاویر لینے میں پیش پیش تھے۔

مشن ہاؤس کے افتتاح کے بعد حضور انور دوسری منزل پر BALCONY پر تشریف لے گئے جہاں سٹیج بنایا گیا تھا۔ تا زیادہ سے زیادہ لوگ اور ممبران حضور انور کی زیارت کر سکیں۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد جو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نامزد امیر و مبلغ انچارج جماعت ہائے احمدیہ غانا نے کی۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر فرمائی اور جماعت کو خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے اور اس کی نعمت پر خوشی سے اچھلنے کو فرمایا۔ کیونکہ اس خدائی جماعت کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ موقع دیا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کو مل کر اس کی زیارت کر کے اس سے برکات حاصل کر سکیں۔

آپ نے فرمایا کہ جماعت کوئی ایسوسی ایشن نہیں ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی جماعت ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا۔ اور آپ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا قرب کیونکر حاصل ہوا کہ آپ نے اپنے صرف اس روحانی بیٹے کو اس مقصد کے لئے منتخب فرمایا کہ آپ کو اپنا السلام علیکم پہنچانے کی ہدایت امت کو فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد وحی الٰہی میں بتایا گیا ہے، کہ یُحیی الدین ویقیم الشریعۃ کہ آپ کی بعثت کا مقصد اسلام کی خوبصورتی کو اجاگر کرنا ہے۔ اسلام کے احسان سے لوگوں کو آگاہ کرنا ہے۔

اسلام ایک مذہب عظیم ہے۔ جو اُن لوگوں کے احساسات کا بھی خیال رکھتا ہے جو اس پر ایمان نہیں لاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تاکہ انسانیت کے دلوں کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت سکیں۔

آؤ ہم سوچیں تو سہی کہ ہم کس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ کہنا بہت آسان ہے کہ ہم خاتم النبیین پر ایمان لائے۔ مگر تمام وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں وہ اپنے عقیدہ کی عظمت اور اہمیت کو بالکل نہیں سمجھتے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ جب ایک شخص مسلمان کی زندگی گزارتا ہے تو اس سے یہ واضح کرتا ہے کہ وہ اپنے تمام جسمانی اور دماغی استعدادوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ ایک حقیقی مسلمان صرف بعض عقائد میں ہی ایمان نہیں لاتا بلکہ اسلام کی حقیقت کو اپنے روزمرہ کے اعمال میں دکھاتا ہے۔ اور اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں فدا کر دیتا ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔

تقریباً ایک گھنٹہ کی تقریر کے بعد حضرت اقدس نے دعا فرمائی۔ اور ممبران غیر از جماعت اور غیر مسلم اصحاب سب نے دُعا میں حصہ لیا۔

مُصَافحہ تقریر و دُعا کے بعد حضور نے تمام حاضرین کو جن میں احمدی۔ غیر از جماعت اور غیر مسلم بوڑھے جوان اور بچے ہر طبقہ کے لوگ شامل تھے شرفِ مصافحہ بخشا۔ اندازاً تین چار ہزار افراد نے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ جن میں پیراماؤنٹ چیف DAYANSE سٹیٹ اور KOKOFU سٹیٹ اور بعض دیگر چیفس بھی شامل تھے۔ والدین اپنے ننھے ننھے بچوں کو بھی حضور انور سے برکت دلانے کے لئے لائے جن کو حضور نے اٹھا کر پیار کیا اور بوسے دیئے۔

ظہر و عصر مشن ہاؤس سے حضور انور احمدیہ سیکنڈری سکول کے وسیع میدان میں تشریف لے گئے جہاں ہزاروں مردوں اور عورتوں نے ظہر اور عصر کی نمازیں اپنے آقا کی اقتداء میں ادا کیں۔

تقریر کماسی یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔

۲۱ر اپریل کو ہی حضور انور نے تیسری تقریر کماسی یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے GREAT HALL میں فرمائی۔ یہ تقریر یونیورسٹی کے مسلم سٹوڈنٹ یونین کے زیر اہتمام ہوئی جس میں مسلم اور غیر مسلم سیکنڈری طلبہ یونیورسٹی کے علاوہ دیگر اہل علم طبقہ کے افراد بھی شریک ہوئے۔ نیز خود احمدی ممبران بھی کثیر تعداد میں پہنچ گئے۔ یہ تقریر Dr. A.A.Y. KYEREMATEN جو یونیورسٹی کونسل کے صدر ہیں کی صدارت میں ہوئی اور انہوں نے بڑے عمدہ الفاظ میں حضرت اقدس کا تعارف کروایا جو در اصل ہمارے اس چار صفحات کے پمفلٹ کا ہی خلاصہ تھا جو جماعت احمدیہ غانا نے حضور انور کی آمد سے پہلے آپ کے فوٹو اور پروگرام اور حیاتِ طیبہ پر مشتمل ہزاروں کی تعداد میں شائع کرایا تھا۔

حضور انور نے اپنی تقریر میں طلبہ کو صرف نصابی کتب تک اپنے علم کو محدود رکھنے کی خرابی کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس کے بعد آپ نے حقیقی علم کے حصول کے لئے خالق سے تعلقات کی طرف توجہ دلائی جو تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ اور جس سے تعلق پیدا کر کے ہم صحیح سائنسدان، اور سکالرز کہلا سکتے ہیں۔ آپ نے جہاں علم کی ترقی کے لئے انسانی کوششوں کو اس کے انتہا تک پہنچانے کی طرف توجہ دلائی وہاں اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعاؤں سے مدد طلب کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اس کے بغیر ہماری کوششیں انسانی تباہی کا موجب ہو سکتی ہیں۔ انسان کو ترقی کی طرف نہیں لے جا سکتیں۔ آپ نے فرمایا اپنی عقل اور علم کی عبادت نہ کرو۔ بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کرو۔ کیونکہ وہی تمام نور، علم اور خلوق کا سرچشمہ ہے۔

حضور اقدس نے فرمایا جسمانی علوم انسان کو قوت سے مسلح کرتے ہیں اور دُعا اس کو وہ عقل اور حس عطا کرتی ہے جس کے ذریعہ وہ اس قوت کو مناسب طریقے پر استعمال کر سکے۔ علم دُعا کے بغیر ایک لعنت بن جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس خطرہ سے پوری طرح آگاہ ہونا چاہیئے جو خدا کو چھوڑ کر علم کے حصول میں مضمر ہے۔ ہمیں قدم، قدرت کے مطالعہ میں بڑے موج و بچار کے بعد اٹھانا چاہیئے۔

آپ نے فرمایا علم کا ایک مقصد ہے۔ ابتدائی طور پر یہ خود سائنسدان کو منوّر کرنے اور بام عروج پر پہنچانے والا ہو۔ دوم۔ ایک سکالر کو علم سے مسلح ہونے کے بعد نبی نوع انسان کو منور کرنے اور اس کی خدمت کرنے پر کمربستہ ہونا چاہیئے۔ وہ بہت بد قسمت ہے جو خود تو روشنی حاصل کرتا ہے مگر بنی نوع انسان کو اس روشنی سے منور نہیں کرتا۔ ایسا شخص عالم ہے مگر بغیر کسی مقصد کے۔ لہٰذا انسانیت کی خدمت کی کوشش کرو۔ اور اس کو مصائب سے نجات دلاؤ۔ اور علم کے دروازے دوسروں پر بند نہ کرو کہ وہ اس کے منافع سے محروم ہو جائیں۔

آخر میں آپ نے لمبی دعا کے الفاظ دہرائے اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ دعا کے بعد صدر جلسہ نے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ کیا حاضرین کو سوالات کی اجازت ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ ہاں بڑے شوق سے دریافت کریں۔ چنانچہ طلبہ یونیورسٹی اور دیگر سامعین نے متعدد سوالات کئے جن کے حضور انور نے تسلّی بخش جوابات دیئے۔

مغرب و عشاء اس تقریر کے بعد حضرت اقدس تعلیم الاسلام احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کے وسیع میدان میں تشریف لے گئے جہاں ہزاروں ممبران صفوں میں تیار بیٹھے تھے جہاں حضور نے مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور اس کے بعد سٹی ہوٹل کماسی میں اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

نوٹ:- آئندہ قسط میں ۲۲ر اپریل سے ۲۷ر اپریل کے دورہ کی تفصیل ہوگی انشاء اللہ۔

اسلام کی پنجہزاری فوج کے متعلق کشف

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف بیان کرکے فرماتے ہیں کہ :-

"میں سمجھتا ہوں کہ درحقیقت انہی لوگوں کے متعلق یہ کشف ہے اور حقیقت یہ ہے کہ کئی سال سے میرا یہ خیال ہے کہ یہی وہ فوج ہے جس کے ملنے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی گئی تھی۔ اس فوج کے ذریعہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ اسلام کی فتح کے لئے ایک مستقل اور پائیدار بنیاد قائم کرے اور یہ فوج اپنا ایک ایسا نشان چھوڑ جائے جس کے ذریعہ ہمیشہ دنیا میں اسلام کی تبلیغ ہوتی رہے۔"

حضور علیہ السلام نے کشف میں ایک شخص سے جو زمین پر تھا ایک لاکھ فوج کا مطالبہ کیا۔ تو وہ خاموش رہا۔ دوسرے سے جو آسمان کی طرف تھا مطالبہ کیا تو اس نے کہا کہ پانچ ہزار سپاہی ضرور دیا جائے گا۔ تب حضور نے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچہزار تھوڑے آدمی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اور حضور نے یہ آیت پڑھی كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ (ازالہ اوہام)

— (ترجمہ۔ کئی ایک چھوٹے گروہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے بڑے گروہ پر غالب آجاتے ہیں)

اے الٰہی فوج کے سپاہیو! آپ کی زندگیوں میں آپ کے اسی پنج ہزاری گروہ کی ظاہراً قلیل قربانیوں نے روحانی میدان میں یوروپ اور مغربی افریقہ اور انڈونیشیا میں خصوصاً اعداء اللہ کے چھکے چھڑا دئے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے حالیہ دورہ مغربی افریقہ سے تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے شاندار نتائج سامنے آئے ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ اپنی قربانیوں اور فرض شناسی میں پہلے سے زیادہ ہمت دکھائیں جیسے باغ میں پھل آجانے پر اس کا مالک پہلے سے بھی زیادہ چوکس ہوکر زیادہ محنت کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

خاکسار:-

وکیل المال تحریک جدید قادیان

وقفِ جدید کے جہاد میں گھر کا ہر فرد شامل ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات سے واضح ہے کہ وقفِ جدید کا چندہ جیسے بالغ احباب پر واجب ہے ویسے ہی اطفال پر بھی واجب ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس کی شرح اتنی قلیل رکھی گئی ہے کہ گھر کا ہر فرد بغیر کسی جھجک کے اس میں شامل ہو سکتا ہے۔ جہاں تک بالغ افراد کا تعلق ہے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:-

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے۔ اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو انہیں مل رہا ہے۔" (الفضل ۱۱ر جنوری ۱۹۵۸ء)

اطفال کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

"اگر آپ کے دل میں یہ احساس ہو کہ کہیں ہمارے بچوں کو بخل کی عادت نہ پڑ جائے اور اس عادت میں وہ پختہ نہ ہو جائیں تو مہینہ میں ایک اٹھنی یہ ایسی چیز نہیں جو بوجھ معلوم ہو۔"

خلفائے کرام کے ان تاکیدی ارشادات سے واضح ہے کہ وقفِ جدید کی تحریک کتنی اہم ہے۔ اور اس میں حصہ لینا کس قدر ضروری ہے۔ پس احباب کو چاہیئے کہ وہ لازماً خود بھی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے بھی اس میں حصہ لیں۔

جن جماعتوں نے ابھی تک وعدے اپنی جماعتوں کے ارسال نہیں کئے ہیں وہ فوری توجہ فرماویں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

تصحیح بابت چندہ تحریک جدید

بدر کے گذشتہ اشاعت میں مہربانی کرکے ذیل کی صحت فرمالی جائے۔ یہ اغلاط کتابت کی وجہ سے ہوگئی ہیں :-

(۱) کلکتہ میں نمبر ۲ (فہرست معاونین خاص) ساڑھے بارہ ہزار (نہ کہ اڑھائی ہزار)

(۲)۔ (فہرست نمبر ۲) حیدرآباد۔ نمبر ۷۔ ۱۸۵ روپے (یہ رقم اچھی طرح پڑھی نہیں جاتی)۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

چندہ کی ادائیگی
ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے

ہر قسم کے پرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ——— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶۔ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders 16-Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" } فون نمبرز { 23—1652 / 23—5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ ... اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★— آفس و فیکٹری: ۱۰ اے پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ — فون نمبر ۲۴-۳۲۷۲
☆— شو روم: ۳۱/۱۰ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ — فون نمبر ۳۴-۰۴۰۱
★— تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ "GLOBE EXPORT"

درخواستِ دعا

خاکسار اس سال ٹی۔ ڈی۔ سی فائینل کے امتحان میں شریک ہوا ہے۔ بزرگان و احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمود احمد قریشی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ایرچھ (کشمیر)

—— (۲) ——

خاکسار کے خسر محترم سید محمود علی صاحب آف کرنول ایک لمبے عرصہ سے علیل ہیں۔ طویل علالت کے نتیجہ میں کمزوری بہت ہو گئی ہے نیز بیٹ کی خرابی کی تکلیف ہے جملہ بزرگانِ کرام و احبابِ جماعت سے اُن کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار، محمد کریم الدین شاہد
مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

1942.
Janab Mohammad Sajid Sahib,
F-46, Ravindar Bhawan, U.O.R.